ٹارزن اور خونخوار لڑکی
خاص نمبر

بچّوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

ٹارزن اور خونخوار لڑکی

خاص نمبر

ظہیر احمد

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob:0300-9401919

ٹارزن حیرت بھری نظروں سے اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جو ایک کشتی کو چپوؤں سے چلاتی ہوئی اس طرف آ رہی تھی۔

ٹارزن ساحل پر موجود تھا۔ وہ منکو کے ساتھ یونہی ساحل کی سیر کرنے کے لیے آیا تھا کہ اسے سمندر میں ایک کشتی اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ کشتی میں لڑکی اکیلی تھی۔ اس نے گلابی قمیض اور زرد رنگ کی شلوار پہن رکھی تھی۔ وہ سفید فام تھی اور اس کے سر کے بال سنہری مائل تھے جو دھوپ میں سونے کی تاروں کی طرح چمک رہے تھے۔ لڑکی بڑی گھبرائی ہوئی تھی۔ وہ تیز تیز چپو چلاتی ہوئی ساحل کی طرف آ رہی تھی اور پھر ٹارزن

اس کی گھبراہٹ کا مطلب سمجھ گیا۔ اسے سمندر میں ایک اور کشتی نظر آئی۔ وہ اس جیسی کشتی تھی جیسی لڑکی چلا رہی تھی۔ اس کشتی میں ایک مضبوط جسم والا نوجوان سوار تھا۔ اس نے مالٹے رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے۔اس کے سر کے بال لمبے لمبے تھے اور اس نے بچھو مارکہ مونچھیں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ بھی چپوؤں سے تیز تیز کشتی چلاتا ہوا لڑکی طرف آرہا تھا۔

ٹارزن اور منکو درخت کے پیچھے سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ لڑکی جس طرح ڈری ہوئی تھی۔ ٹارزن اس خیال سے درخت کے پیچھے آگیا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر اور زیادہ نہ ڈر جائے۔

تھوڑی ہی دیر میں لڑکی کی کشتی کنارے سے آ لگی۔ جیسے ہی کشتی کنارے سے لگی لڑکی نے چپو پھینکے اور پھر اس نے خشکی پر چھلانگ لگائی اور پلٹ کر نوجوان کی طرف دیکھنے لگی۔ دوسرے لمحے وہ پلٹی اور نہایت تیزی سے جنگل کی طرف بھاگنے لگی۔

''رک جاؤ کیٹی۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ تم میرے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکتی۔'' ـــــــ کشتی میں آتے

ہوئے نوجوان نے لڑکی کو جنگل کی طرف بھاگتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ مگر اتنی دیر میں لڑکی بھاگتی ہوئی درختوں کے جھنڈ میں غائب ہو چکی تھی۔

''منکو۔ میرا خیال ہے یہ نوجوان اس لڑکی کا دشمن ہے۔ تم لڑکی کے پیچھے جاؤ اور دیکھو وہ کہاں جاتی ہے۔ میں اس نوجوان کو سنبھالتا ہوں۔'' ــــــ ٹارزن نے منکو سے مخاطب ہو کر کہا تو منکو نے سر ہلایا اور تیزی سے اس طرف دوڑ گیا جس طرف لڑکی گئی تھی۔

چند ہی لمحوں میں نوجوان کی کشتی بھی ساحل سے آ لگی۔ اس نے خشکی پر چھلانگ لگاتے ہوئے کشتی پکڑی اور اسے خشکی پر کھینچنے لگا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن درخت کی آڑ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔

نوجوان کشتی خشکی پر لا کر پلٹا ہی تھا کہ اس کی نظر ٹارزن پر پڑی تو وہ یکلخت ٹھٹھک گیا اور حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے کمر میں چمڑے کی پیٹی باندھ رکھی تھی جس میں ایک پستول اڑسا ہوا تھا۔ اس نے ٹارزن کو دیکھ کر فوراً پستول نکال لیا

اور اس کی جانب تیز نظروں سے دیکھنے لگا۔
''اپنا یہ کھلونا واپس اپنی پیٹی میں اڑس لو نوجوان۔ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں۔ صرف تم سے بات کرنے آیا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے اس کے ہاتھ میں پستول دیکھ کر اس سے ڈرے بغیر مسلسل اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو ایک ایسے آدمی کو جس نے محض چیتے کی کھال کا جانگیہ پہن رکھا تھا۔ اسے اس طرح مہذب دنیا کی زبان میں بات کرتے دیکھ کر نوجوان بے اختیار اچھل پڑا تھا۔
''کون ہو تم۔''۔۔۔۔۔۔اس نے حیرت بھری نظروں سے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
''میرا نام ٹارزن ہے اور میں ان جنگلوں کا بادشاہ ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔
''ٹارزن۔ اوہ تم ٹارزن ہو۔ وہی ٹارزن جس کے سامنے جنگل کے شیر بھی اپنا سر جھکا دیتے ہیں۔''نوجوان نے ایک بار پھر اچھلتے ہوئے کہا اور یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے

اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ ہو رہا ہو۔

''ہاں۔ میں وہی ٹارزن ہوں۔ اس کا مطلب ہے تم میرے بارے میں جانتے ہو۔''۔۔۔۔ٹارزن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں ہی کیا۔ ساری دنیا میں تمہارے کارناموں کے قصے مشہور ہیں۔ لیکن تمہارا تعلق حقیقت کی دنیا سے ہو گا۔ یہ میرے تصور میں بھی نہ تھا۔ میں تو یہی سمجھتا رہا تھا کہ تم قصے کہانیوں کے فرضی کردار ہو۔''۔۔۔۔اس نوجوان نے بدستور ٹارزن کی طرف حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ اب تو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ میں حقیقت میں ہوں۔''۔۔۔۔ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ مگر۔''۔۔۔۔نوجوان کہتے کہتے رک گیا۔

''مگر کیا۔''۔۔۔۔ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں کیسے مان لوں کہ تم وہی ٹارزن ہو۔''۔۔۔۔اس نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ اپنے بارے

میں بتاؤں۔ پھر میں تمہیں یقین دلا دوں گا کہ میں اصلی ٹارزن ہوں یا نہیں۔"۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

"میرا نام جیمز ہے۔ جیمز بولٹن۔ میں قائی لینڈ سے آیا ہوں۔ قائی لینڈ کا نام سنا ہے کبھی۔"۔۔۔۔۔نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ میں دنیا کے نقشے سے بخوبی واقف ہوں۔ قائی لینڈ، سوڈان کے شمال مغرب میں ہے اور ایک چھوٹا سا جدید ملک ہے۔"۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا تو نوجوان کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی جیسے وہ ٹارزن کی معلومات پر حیران ہو رہا ہو۔

"بہت خوب۔ اگر تم قائی لینڈ کے بارے میں جانتے ہو تو پھر تم یقیناً یہ بھی جانتے ہو گے کہ اس ملک میں کس قوم کے لوگ رہتے ہیں۔"۔۔۔۔۔نوجوان نے کہا جس نے اپنا نام جیمز بتایا تھا۔

"جانتا ہوں۔ اس جزیرے پر کاشو قبیلے والوں نے قبضہ کیا تھا اور پھر انہوں نے دوسرے بہت سے قبیلوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی ایک نئی قومیت بنا لی تھی۔ اور ان سب نے مہذب اور جدید دنیا کے انسانوں کا رنگ

ڈھنگ اپنا لیا تھا۔ پھر وہاں جدید دنیا کے لوگ آئے
تھے اور ان میں شامل ہو گئے تھے اور انہوں نے قائی
لینڈ کو واقعی جدید ملک کا روپ دے کر اسے اچھا خاصا
ترقی یافتہ ملک بنا دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود قائی لینڈ
میں موجود کاشو قبیلے والے اپنی جنگلی زندگی نہیں بھولے
تھے۔ انہوں نے جدید دنیا کا رنگ ڈھنگ تو اپنا لیا
تھا۔ مگر وہ اس ملک میں جنگل کے عام قبیلوں کی سی
زندگی گزارتے ہیں۔ اسی طرح جنگلوں میں جا کر شکار
کرنا، لوگوں پر ظلم کرنا اور لوٹ مار مچانا ان کی ایسی
عادت تھی جو ان سے کسی بھی طرح نہیں چھوٹ رہی
تھی۔ اس لیے ملک کے باقی باشندوں نے انہیں اسلحے
کے زور پر ملک کے اس آخری حصے میں دھکیل دیا تھا
جہاں زیادہ تر جنگلات ہیں۔"۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

"تم تو ہمارے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔
ہاں۔ میرا اس کاشو قبیلے سے تعلق ہے۔ اور میں وہیں
سے آیا ہوں۔"۔۔۔۔۔جیمز نے کہا۔ اس کے لہجے میں
بدستور حیرت تھی۔

"اس چھوٹی سی کشتی میں تم قائی لینڈ سے آئے ہو۔

حیرت ہے۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں میں اتنی دور سے اس کشتی سے نہیں آیا۔ میں ایک جہاز پر تھا۔ جہاز ان علاقوں سے گزر رہا تھا کہ اس میں خرابی پیدا ہو گئی۔ وہ یہاں سے چند ناٹیکل کی دوری پر رکا ہوا ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی ایک لائف بوٹ لے کر سیر کر رہا تھا کہ میری کشتی اس طرف آ گئی۔" ــــــ اس نے کہا۔

"کیوں جھوٹ بول رہے ہو جیمز۔ تمہاری کشتی خود یہاں نہیں آئی۔ تم ایک لڑکی کے پیچھے یہاں آئے ہو۔ تم نے شاید اس کا نام کیٹی لیا تھا اور کہا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھوں بچ کر نہیں جا سکے گی۔ سچ سچ بتاؤ۔ کون ہے وہ لڑکی اور تم اس کا پیچھا کیوں کر رہے تھے۔ کیوں اسے کہہ رہے تھے کہ وہ تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکے گی۔" ــــــ ٹارزن نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر جیمز کا رنگ اڑ گیا۔

"وہ لڑکی میرے دشمن کی بیٹی ہے۔ اس کے باپ نے میرے سارے خاندان کو ہلاک کر دیا تھا۔ میں اس

سے بچ کر بھاگ نکلا تھا مگر میں جس جہاز میں سفر کر رہا تھا۔ اس جہاز میں میرے دشمن کی بیٹی جس کا نام کیٹی ہے مجھے ہلاک کرنے کے لیے آ گئی تھی۔ اس نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر میرے پاس پستول تھا۔ میں نے اس پر گولی چلائی تو وہ ڈر کر بھاگ نکلی۔ وہ چونکہ میرے دشمن کی بیٹی ہے اور مجھے ہلاک کرنا چاہتی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ مجھے ہلاک کرے۔ میں اسے ہی ہلاک کر دوں گا۔" ——— جیمز نے کہا۔ ٹارزن نے صاف محسوس کیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"تو تم اس لڑکی کو ہلاک کرنے کے لیے اس کے پیچھے آئے ہو۔" ——— ٹارزن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اگر میں نے ایسا نہ کیا تو اسے مجھے ہلاک کرنے کا موقع مل جائے گا۔" ——— جیمز نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ ٹارزن سے جھوٹ بولتے ہوئے نظریں نہ ملانا چاہتا ہو۔

"بس۔ یا اس جھوٹ کا کوئی اور بھی پہلو ہے۔"

ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جھوٹ۔ تمہارا مطلب ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔'' ـــــ جیمز نے اچھل کر کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصہ ابھر آیا تھا۔

''ہاں۔ مجھے تمہارے چہرے پر جھوٹ، مکاری اور فریب نظر آ رہا ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''نظر آتا ہے تو آتا رہے۔ تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ ٹارزن۔ مجھے جانے دو۔ میں اس لڑکی کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔ جب تک میں اسے ہلاک نہیں کر دوں گا یہاں سے نہیں جاؤں گا۔'' ـــــ جیمز نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''میرے ہوتے ہوئے اسے ہلاک کرنا تو درکنار تم اس کے پاس بھی نہیں جا سکتے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم مجھے روکو گے۔'' ـــــ جیمز نے اسے گھور کر کہا۔

''ہاں۔ اور اب تمہارے لیے یہی بہتر ہو گا کہ تم جہاں سے آئے ہو واپس چلے جاؤ۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔
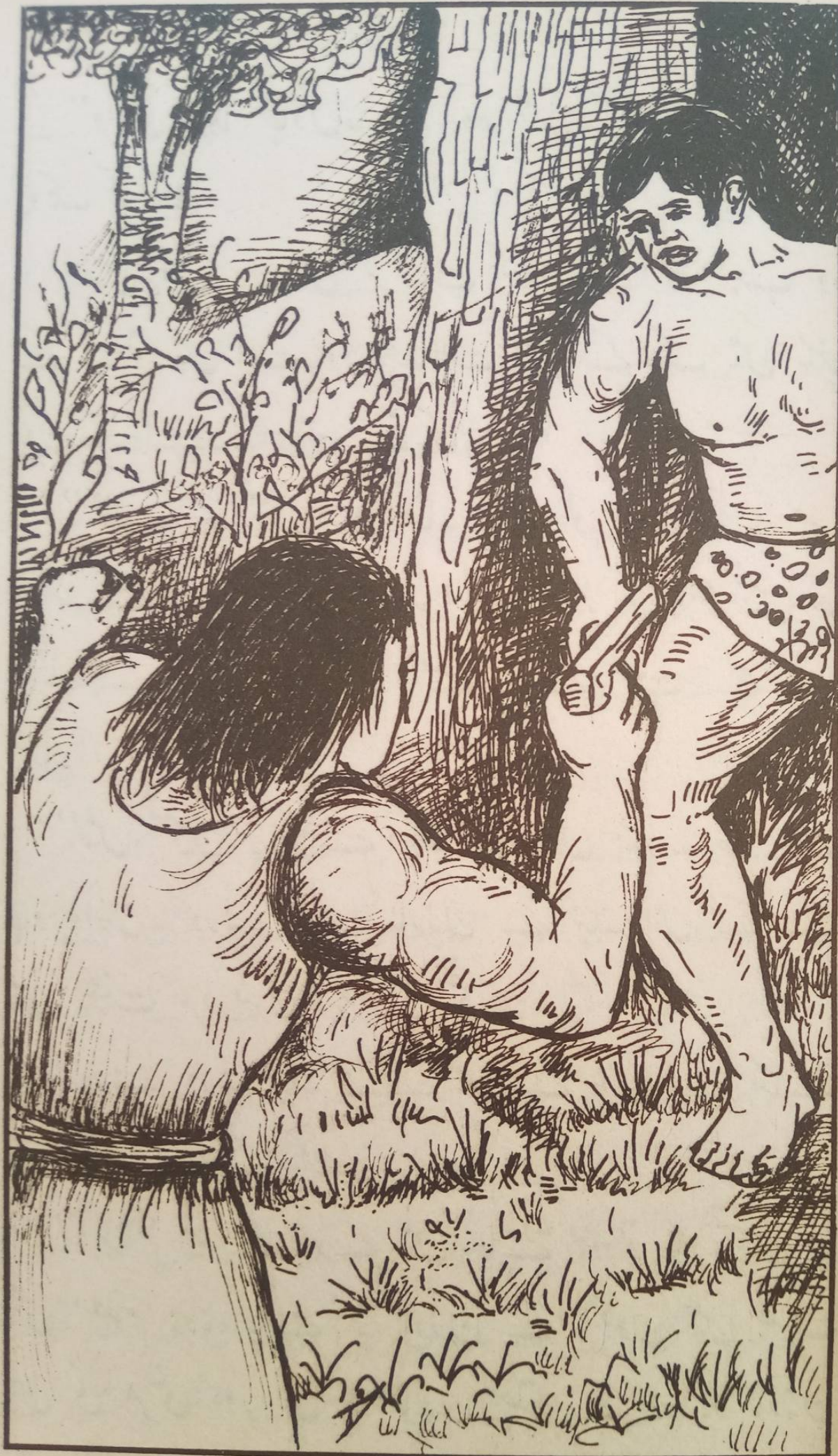
''واپس چلا جاؤں۔ اور وہ لڑکی۔''۔۔۔۔جیمز نے چونک کر کہا۔

''میں اس سے مل کر بات کروں گا۔ پھر جب وہ کہے گی تو میں اسے خود بحفاظت اس کے ملک میں پہنچا دوں گا۔''۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کیٹی کو ہلاک کرنا میرا مقصد ہے اور میں اپنا مقصد ادھورا چھوڑ کر ہرگز نہیں جا سکتا۔''۔۔۔۔جیمز نے سر جھٹکتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں پیار سے سمجھا رہا ہوں جیمز۔ جاؤ چلے جاؤ واپس۔ ورنہ۔''۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں یکلخت سرد مہری ابھر آئی تھی۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا۔''۔۔۔۔جیمز نے اس کے سامنے سینہ اکڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر تم میرے بارے میں جانتے ہو تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ٹارزن کے جنگلوں میں صرف اس کی مرضی اور اسی کا قانون چلتا ہے اور جو ٹارزن کے جنگلوں کا قانون توڑتا ہے اسے عبرتناک اور انتہائی

بھیانک عذاب سہنا پڑتا ہے۔"____ ٹارزن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تو تم مجھے عذاب دو گے۔"____ جیمز نے اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی اور یہاں سے واپس نہ گئے تو۔"____ ٹارزن نے کہا۔

"تو پھر سنو ٹارزن۔ میرا نام بھی جیمز ہے اور قائی لینڈ میں جیمز موت کا دوسرا نام ہے۔ جیمز کا وہاں اپنا قانون ہے۔ اور جیمز جہاں جاتا ہے۔ وہاں اپنا قانون بنا لیتا ہے۔ تم ان جنگلوں کے بادشاہ ہو۔ مگر میرے سامنے تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں تمہیں چٹکیوں میں مسل سکتا ہوں۔ مجھے سمجھانے کے بجائے اب تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔ ورنہ۔"____ جیمز نے یکلخت بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ پستول بدستور اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کا رخ بھی اس نے ٹارزن کی طرف ہی کر رکھا تھا۔

"بہت خوب۔ تو اب تم میرے جنگلوں میں مجھے ہی دھمکیاں دے رہے ہو۔"____ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ جیمز کسی سے نہیں ڈرتا اور جیمز کے راستے اور اس کے مقصد کے سامنے کوئی بھی دیوار آجائے۔ وہ اس دیوار کو گرانا جانتا ہے۔''____ جیمز نے کہا۔ دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ماحول یکلخت دھماکے کی تیز اور ٹارزن کی زور دار آوازوں سے گونج اٹھا۔ جیمز نے باتوں باتوں میں ٹارزن پر فائر کر دیا تھا اور ٹارزن کو واقعی سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا اور گولی ٹھیک اس کے سینے پر پڑی تھی اور ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے سینے میں گھس کر اس کی کمر کی طرف نکل گئی ہو۔ وہ اچھل کر گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا اور پھر اس کے ذہن میں یکلخت اندھیرا چھا گیا۔ اس نے سر جھٹک کر ذہن سے اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ دوسرے لمحے وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو اور ماحول جیمز کے فاتحانہ اور تیز قہقہوں سے گونج اٹھا۔

لڑکی نہایت تیزی سے درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان سے بھاگی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر موت کا سا خوف چھایا ہوا تھا۔ وہ بار بار پلٹ کر پیچھے دیکھ رہی تھی جیسے اسے ڈر ہو کہ اس کا دشمن اس کے پیچھے تو نہیں آ رہا۔

مسلسل اور کافی دیر تک دوڑتے رہنے کے بعد وہ رک گئی۔ اسے کسی کے بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اپنے دشمن کو بہت پیچھے چھوڑ آئی ہے۔ ویسے بھی وہ گھنے جنگلوں میں دائیں بائیں گھومتی ہوئی آئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اگر دشمن اس کے پیچھے بھی ہوا تو وہ اسے

ان جنگلوں میں اب آسانی سے تلاش نہیں کر سکے گا۔
مسلسل بھاگ بھاگ کر وہ چونکہ بری طرح سے تھک
گئی تھی اس لئے وہ اب جیسے کچھ دیر ستانا چاہتی تھی۔
اس نے درختوں کا جھنڈ اور وہاں زمین پر نرم نرم
گھاس دیکھی تو تیزی سے اس طرف بڑھ گئی اور پھر وہ
ب سے ایک درخت کے پاس بیٹھ گئی۔ درخت سے
ٹیک لگا کر وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اس کی
آنکھوں میں نمی تھی اور اس کے ہونٹ خشک تھے اور
اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس
نے کئی دنوں سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

اس نے سر اٹھا کر درختوں کی طرف دیکھا تو اس
کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آگئی۔ درخت پھلدار
تھے اور اس پر سیب جیسے سرخ سرخ پھل لٹک رہے
تھے۔ لڑکی چند لمحے ان سرخ پھلوں کو دیکھتی رہی۔ پھر
اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک پتھر پر نظر پڑتے
ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر پتھر
اٹھایا اور پھر اس نے ہاتھ گھما کر پوری قوت سے
درخت پر موجود سرخ پھلوں پر پتھر مار کر انہیں گرانے کی

کوشش کی۔ اس کا پتھر اڑتا ہوا درخت میں گم ہو گیا۔ دوسرے لمحے اسے ایک تیز چیخ سنائی دی اور پھر اچانک ایک جانور درخت کے پتے، شاخیں اور پھل توڑتا ہوا دھب سے اس کے سامنے آ گرا۔ لڑکی بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے سامنے ایک بندر گرا تھا۔ جو زمین پر گر کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ شاید اس کا پھینکا ہوا پتھر درخت میں چھپے ہوئے اس بندر کی کمر پر لگا تھا۔

لڑکی چند لمحے اس کی جانب وحشت بھری نظروں سے دیکھتی رہی۔ پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور بندر کے کچھ فاصلے پر گرے دو سرخ پھل اس نے جھپٹ کر اٹھائے اور تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

درختِ سے پتھر کھا کر گرنے والا بندر کوئی اور نہیں منکو تھا جو ٹارزن کے کہنے پر درختوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا اس لڑکی کا پیچھا کر رہا تھا۔ لڑکی کو درختوں کے جھنڈ میں رکتے دیکھ کر وہ بھی اس درخت پر رک گیا تھا۔ سرخ پھل دیکھ کر اس کی بھی بھوک جاگ اٹھی تھی۔ اس نے ایک سرخ پھل توڑا اور اسے کھانے ہی

لگا تھا کہ اچانک اس کی کمر سے ایک پتھر آ ٹکرایا اور وہ چیختا ہوا شاخیں اور پتے توڑتا دھب سے نیچے آ گرا۔ اونچائی سے گرنے کی وجہ سے اسے سخت چوٹ آئی تھی جس سے وہ بے اختیار چیخ اٹھا تھا اور پھر وہ اس لڑکی کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتا ہوا اپنی کمر سہلانے لگا۔ لڑکی کو اپنی مدد کرنے کی بجائے آگے بڑھ کر پھل اٹھاتے دیکھ کر منکو کو بے حد غصہ آیا۔

''بڑی عجیب لڑکی ہو۔ پھل اٹھا کر پیچھے ہٹ گئی ہو۔ مجھے بھی تو اٹھاؤ۔ تم نے تو درخت سے گرا کر میری کمر ہی توڑ کر رکھ دی ہے۔''۔۔۔۔منکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لڑکی واپس اسی درخت کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی اور جلدی جلدی پھل کھانا شروع ہو گئی تھی۔ منکو سمجھ گیا کہ وہ بہت بھوکی ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے گرنے سے وہاں اور بھی بہت سے پھل گر گئے تھے۔ منکو نے دو پھل اٹھائے اور لنگڑاتا ہوا لڑکی کی طرف بڑھا۔ اسے ڈر تھا کہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر لڑکی کہیں ڈر نہ جائے۔ لڑکی پھل کھاتے ہوئے اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی مگر اسے آگے

بڑھتے دیکھ کر اس کے چہرے پر کوئی ڈر، خوف نظر نہیں آرہا تھا۔

''اور کھاؤ گی۔''____ منکو نے اس کے قریب پہنچ کر پھل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جیسے لڑکی اس کی زبان سمجھ لے گی۔

''ہاں کھاؤں گی۔ یہ مجھے دو اور گرے ہوئے باقی پھل بھی لے آؤ۔ میں پچھلے کئی دنوں سے بھوکی ہوں۔''____ لڑکی نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھل اس کے قریب پھینک کر واپس مڑا اور ابھی پھلوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے حیرانی لہرائی اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر اس لڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔

''رک کیوں گئے ہو۔ دوسرے پھل بھی اٹھا کر مجھے لا دو۔''____ لڑکی نے اسے اپنی طرف مڑتے دیکھ کر کہا تو منکو کی آنکھیں حیرت سے یوں چوڑی ہو گئیں جیسے ابھی ابل کر باہر آ گریں گی۔

''تت۔ تم۔ تم میری زبان جانتی ہو۔''____ منکو نے

اس کی طرف حیرت سے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس لڑکی نے واقعی دونوں بار منکو سے بندروں والی زبان میں بات کی تھی۔ منکو اس کی بات سن کر پہلے بے خیالی میں مڑ آیا تھا۔ مگر پھر جیسے ہی اس کے ذہن میں آیا کہ لڑکی نے اس سے بندروں کی مخصوص زبان میں بات کی ہے تو وہ پلٹ کر اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع ہو گیا۔

''ہاں۔ میں تمہاری زبان میں بات کرنا جانتی ہوں۔ اسی لئے تو میں تمہاری زبان میں بات کر رہی ہوں۔'' لڑکی نے مسکرا کر کہا اور منکو حقیقتاً دیدے گھما کر رہ گیا۔ لڑکی سفید فام تھی۔ اس کے بال سنہری مائل تھے اور اس نے جدید دنیا کا لباس اور جوتے پہن رکھے تھے اور جدید اور مہذب دنیا کا کوئی انسان بندروں کی زبان جانتا ہو گا۔ یہ واقعی منکو کے لیے اس قدر حیران کر دینے والی بات تھی کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ جھٹ سے گرے اور بے ہوش ہو جائے۔

''تت۔ تم۔ تم انسان ہی ہو نا۔'' ــــــ منکو نے اس کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
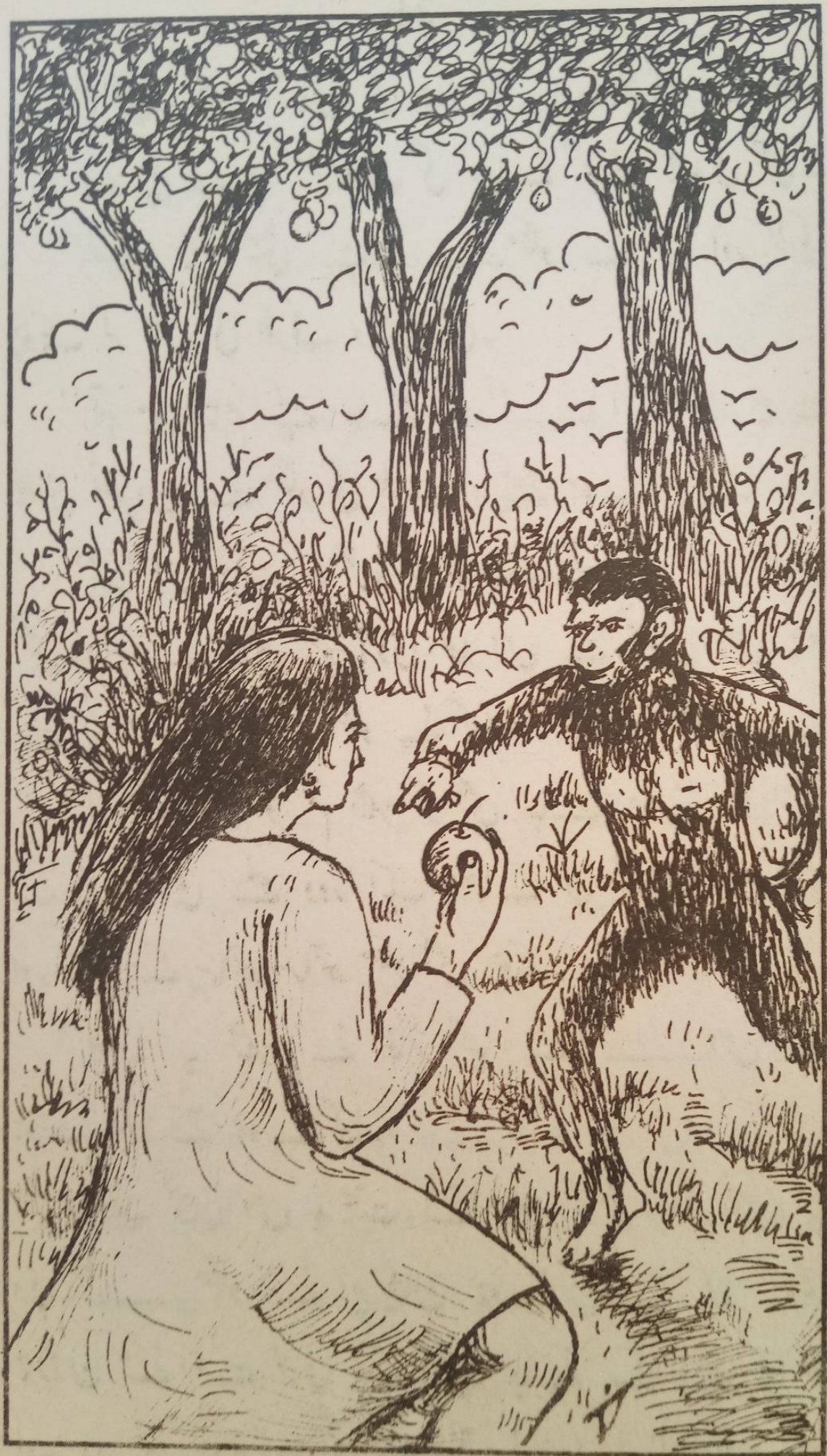
''بالکل۔ میں انسان ہی ہوں۔''___لڑکی نے کہا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی بجائے گہری سنجیدگی تھی۔

''تمہارا نام کیٹی ہے۔''___منکو نے کہا اور لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔''___اس نے حیرت بھری نظروں سے منکو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں اس وقت ساحل پر تھا جب تم کشتی میں آ رہی تھی۔ تمہارے پیچھے جو آدمی تھا اس نے تمہیں اسی نام سے پکارا تھا۔''___منکو نے کہا۔

''اوہ۔ جیمز۔ تو تم جیمز کو بھی جانتے ہو۔''___لڑکی نے کہا۔ اسی لمحے دور ایک دھماکے کی آواز سنائی دی اور کیٹی کے ساتھ ساتھ منکو بھی چونک پڑا۔

''اوہ۔ یہ جیمز نے فائر کیا ہے۔''___اس نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کہیں اس بدبخت نے سردار کو تو گولی نہیں مار دی۔''___منکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا کیونکہ ٹارزن نے اسے لڑکی کے پیچھے جانے کے لیے کہا تھا اور وہ خود دوسری کشتی میں آنے والے نوجوان سے

بات کرنے گیا تھا۔ وہاں ٹارزن کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

''سردار۔ کون سردار۔ کیا تمہارا کوئی سردار بھی ہے۔'' لڑکی نے کہا۔

''میں سردار ٹارزن کی بات کر رہا ہوں۔''____منکو نے کہا اور کیٹی ٹارزن کا نام سن کر یکلخت اچھل پڑی۔

''ٹارزن۔ تم نے ٹارزن کا ہی نام لیا ہے نا۔''اس نے منکو کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میرا سردار اور ان جنگلوں کا بادشاہ ٹارزن. ہی ہے۔ کیا تم اسے جانتی ہو۔''____منکو نے کہا۔

''ہاں۔ جانتی ہوں۔ مگر وہ ان جنگلوں میں ہو گا۔ یہ میں نہیں جانتی تھی۔''____کیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ آدمی کون ہے جو تمہارے پیچھے آرہا تھا۔ تم اس سے اتنی خوفزدہ کیوں ہو اور تم دونوں آئے کہاں سے ہو۔''____منکو نے چند لمحے خاموش رہ کر اس سے پوچھا۔

''وہ میرا دشمن ہے۔ اس نے میرے بھائی اور میری

ایک بہن کو ہلاک کر دیا ہے۔ میری جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے وہ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ میں اس سے بچ کر اپنے ملک تھائی لینڈ سے کمبوڈیا جا رہی تھی جہاں میرے رشتہ دار رہتے ہیں۔ مگر اسے معلوم ہو گیا کہ میں کس جہاز میں جا رہی ہوں۔ وہ بھی اسی جہاز میں آ گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس سے بچنے کے لیے میں نے جہاز کی ایک لائف بوٹ سمندر میں گرا دی اور خود بھی کود پڑی۔ میرا ارادہ تھا کہ میں خاموشی سے لائف بوٹ میں کسی طرف نکل جاؤں گی۔ مگر اس نے مجھے سمندر میں دیکھ لیا اور وہ بھی ایک لائف بوٹ گرا کر میرے پیچھے آ گیا۔ وہ بہت ظالم ہے۔ جس طرح اس نے میرے بھائی اور میری بہن کو ہلاک کیا تھا اسی طرح وہ مجھے بھی ہلاک کر دے گا۔"____ کیٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جائیداد سے مراد دولت ہے یا شاید۔"____ منکو نے کہا۔

"ہاں۔ میں، میرا بھائی اور میری بہن تھائی لینڈ میں اپنا کاروبار کرتے تھے۔ ہم نے بہت سی دولت اکٹھی کر

رکھی تھی۔ جیمز ہمارے ساتھ کام کرتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ہم دولت اکٹھی کر رہے ہیں۔ اس نے ہمارے گھر میں آکر میرے بھائی اور بہن کو قتل کر دیا۔ میں نے اسے قتل کرتے دیکھ لیا تھا۔ میں وہاں سے بھاگ نکلی۔ ہماری دولت ایک بینک کے ایک لاکر میں ہے۔ جس کا نمبر مجھے معلوم ہے۔ جیمز چاہتا تھا کہ میں اس لاکر کا نمبر اسے دے دوں اگر میں نے اسے نمبر نہ دیا تو وہ مجھے مار دے گا اور اگر میں نے اسے نمبر دے دیا تب بھی وہ مجھے مار دے گا اور ہماری ساری دولت لے جائے گا۔''____ کیٹی ء نے کہا۔

منکو اس کی باتیں سن رہا تھا۔ کچھ باتیں اس کی سمجھ میں آرہی تھیں اور کچھ نہیں۔ وہ بنک اور لاکرز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مگر اسے لڑکی کے چہرے پر بلا کا ڈر اور خوف نظر آرہا تھا جیسے وہ واقعی بے حد مظلوم ہو۔

''اچھا یہ بتاؤ۔ تم نے جانوروں کی زبان کہاں سے سیکھی۔ کیا جدید دنیا میں جانوروں کی بھی زبانیں سکھائی جاتی ہیں۔''____ منکو نے کہا۔

''نہیں۔ جانوروں کی زبانیں میں نے خود سیکھی تھیں۔ قائی لینڈ میں ایک جنگل ہے۔ جہاں ایک بہت بڑا قبیلہ آباد ہے۔ قبیلے کے لوگ یوں تو مہذب دنیا کے لوگوں کی طرح رہتے ہیں۔ مگر وہ جنگل کی زندگی بے حد پسند کرتے ہیں۔ اس قبیلے میں ایک بوڑھا شکاری ہے۔ وہ جانوروں کی زبانیں جانتا ہے۔ میں اس جنگل میں جاتی رہتی تھی اور میں نے اس بوڑھے شکاری سے جانوروں کی زبانیں بولنا اور سمجھنا سیکھی تھیں۔'' ــــــ کیٹی نے کہا۔

''میں سمجھ گیا۔ تم نے جانوروں کی زبانیں اپنے شوق کے لیے سیکھی ہیں۔'' ــــــ منکو نے کہا تو کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اچانک ایک درخت کے پیچھے سے جیمز نکلا اور اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول اچانک کیٹی کی کمر سے لگا دیا۔

''اب بچ کر کہاں جاؤ گی۔ میں نے تمہیں ڈھونڈ ہی لیا ہے نا۔'' ــــــ جیمز نے غراتے ہوئے کہا اور کیٹی کا رنگ خوف سے یکلخت زرد ہو گیا۔ جیمز وہاں خاموشی سے اور اچانک پہنچ گیا تھا جس کے بارے میں نہ کیٹی کو پتہ چلا تھا اور نہ ہی منکو کو۔

ٹارزن کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک جھونپڑی میں موجود پایا۔ وہ نرم نرم گھاس کے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سینے پر سبز رنگ کا لیپ نظر آ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک بوڑھا وحشی بیٹھا تھا۔ بوڑھے کے ہاتھ میں ایک کٹورا تھا۔ جس میں وہ بار بار ہاتھ بھگو کر ٹارزن کے منہ پر چھینٹے مار رہا تھا۔ جیسے ہی ٹارزن نے آنکھیں کھولیں اس بوڑھے کی آنکھوں میں تیز چمک آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ سردار کو ہوش آ گیا۔ سردار کو ہوش آ گیا۔ سردار بچ گیا ہے۔ اب اسے کچھ نہیں ہو گا۔ کچھ نہیں ہو گا۔" ـــــ بوڑھے نے انتہائی مسرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''نوگی بابا تم۔ میں یہاں کیسے آ گیا۔ اور یہ سب کچھ۔'' ـــــ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے اس کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ دوبارہ بستر پر لیٹ گیا۔ اس کے سینے کے زخم سے درد کی تیز لہریں جیسے اس کے سارے جسم میں پھیل گئی تھیں۔

''اوہ نہیں۔ نہیں سردار۔ اٹھو مت۔ تم اسی طرح لیٹے رہو۔ تم بے حد زخمی ہو۔ اگر تم نے اٹھنے کی کوشش کی تو تمہارا زخم بگڑ جائے گا۔ تمہیں پہلے ہی بڑی مشکلوں سے ہوش آیا ہے۔ اگر تم اس زخم کے درد سے دوبارہ بے ہوش ہو گئے تو تمہارا زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا۔'' ـــــ بوڑھے نوگی بابا نے کہا۔

''لیکن مجھے یہاں کون لایا ہے۔ اور میں یہاں کب سے موجود ہوں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اسے بس اتنا یاد تھا کہ وہ ساحل پر جیمز سے باتیں کر رہا تھا جس نے اچانک اس کے سینے میں گولی مار دی تھی۔ اور وہ گر گیا تھا۔ اب اسے واکش قبیلے کے ایک وحشی طبیب

نوگی بابا کی جھونپڑی میں ہوش آیا تھا جو اس کے جنگلوں سے بہت دور تھا۔

"تمہیں. یہاں سردار جوزا لایا ہے بڑے سردار۔ جب وہ تمہیں یہاں لایا تھا تو تمہاری حالت بے حد خراب تھی۔ تمہارے سینے اور کمر میں ایک سوراخ تھا۔ جیسے کسی نے تمہارے سینے میں سلاخ مار کر کمر سے نکال دی ہو۔ اس زخم سے تمہارا بہت خون ضائع ہو گیا تھا۔ تمہاری حالت دیکھ کر میں بھی گھبرا گیا تھا۔ تمہاری حالت سے سردار جوزا بے حد پریشان تھا۔ اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کچھ بھی کروں۔ جیسے بھی ہو تمہاری جان بچاؤں بڑے سردار۔

اس وقت صرف تمہاری سانسیں چل رہی تھیں اور تمہاری جو حالت تھی تم کسی بھی وقت مر سکتے تھے۔ مگر میں نے تمہیں بچانے کے لیے اپنی جان لڑا دی تھی۔ میں نے تمہارے زخم صاف کیئے۔ ان زخموں میں کوسوگی بوٹی کا لیپ بنا کر بھر دیا اور تمہیں سرخ کائی بوٹی کا رس نچوڑ نچوڑ کر پلاتا رہا۔ تم چونکہ بے ہوش تھے اور تمہیں کسی طرح ہوش نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے میں سرخ

کائی بوٹی کا رس مشکل سے تمہارے حلق میں ٹپکاتا رہا تھا۔ اس رس سے تمہارے جسم میں خون کی کمی پوری ہو سکتی تھی اور میں نے تمہارے زخموں پر جس کوسوگی بوٹی کا لیپ لگایا تھا اس سے تمہارے زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔ سرخ کائی بوٹی کے رس سے تمہارے جسم میں خون کی کمی تو پوری ہو رہی تھی مگر تمہیں ہوش نہیں آرہا تھا۔ اس لئے مجھے مجبوراً تمہارے جسم میں کاکاز درخت کے زہریلے کانٹے چبھونے پڑے۔ ان کانٹوں کے زہر کا اثر سیدھا تمہارے دماغ پر پڑتا۔ یا تو تمہیں ہوش آجاتا یا پھر ان زہریلے کانٹوں کے اثر سے تمہارے دماغ کی رگیں پھٹ جاتیں اور تم ہلاک ہو جاتے۔ میں نے بہت ڈرتے ڈرتے تمہیں کانٹے چبھوئے تھے اور اب آخری عمل کے مطابق میں تمہارے منہ میں پانی کے چھینٹے مار رہا تھا۔ اس سے یا تو تمہیں ہوش آجاتا یا پھر۔۔۔'' ـــــــ بوڑھا نوگی بابا یہ سب کہہ کر خاموش ہو گیا۔

''تم نے میری جان بچا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے نوگی بابا۔ زندگی رہی تو میں تمہارا یہ احسان

ایک دن ضرور اتار دوں گا۔''۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔ اسی لمحے جھونپڑی میں ایک لمبا تڑنگا وحشی آ گیا۔ ٹارزن کو ہوش میں دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

''اوہ۔ بڑے سردار کو ہوش آ گیا۔ بہت خوب بہت خوب۔''۔۔۔۔۔اس نے خوش ہو کر کہا۔ یہ قبیلے کا سردار جوزا تھا۔ جو ٹارزن کو انتہائی زخمی حالت میں اٹھا کر یہاں لایا تھا۔ ٹارزن نے اس کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اگر وہ بر وقت اسے نوگی بابا کے پاس نہ لایا ہوتا تو اس بار وہ قطعی طور پر نہ بچ سکتا تھا۔

''میں کب تک ٹھیک ہو جاؤں گا نوگی بابا۔''ٹارزن نے نوگی بابا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کل سے تمہارا علاج کر رہا ہوں بڑے سردار۔ بس اگر تم آج شام تک اسی طرح ہلے جلے بغیر پڑے رہو تو تمہارے زخم پوری طرح سے ٹھیک ہو جائیں گے۔ پھر تم آسانی سے چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔نوگی بابا نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کوسوگی بوٹی کے لیپ میں ایسی تاثیر ہے کہ میرے اندرونی زخم بھی ٹھیک ہو سکیں۔''۔۔۔۔۔ٹارزن

نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں بڑے سردار۔ یہ بوٹی بے حد تاثیر والی ہے۔ یہ بڑے سے بڑے زخموں کو نہ صرف ٹھیک کر دیتی ہے بلکہ اس کے استعمال سے جسم پر زخم کا معمولی سا نشان بھی باقی نہیں رہتا۔''۔۔۔۔۔نوگی بابا نے کہا تو ٹارزن نے مطمئن ہو کر سر ہلا دیا۔

''سردار جوزا۔ جب تم مجھے یہاں لا رہے تھے تو کیا تمہیں وہاں کوئی اور بھی نظر آیا تھا۔ میرا مطلب ہے کیا تم نے وہاں مہذب دنیا کے کسی انسان کو دیکھا تھا۔''۔۔۔۔۔ٹارزن نے سردار جوزا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں بڑے سردار۔ وہاں اور تو کوئی نہیں تھا۔ میں تو اتفاقاً کشتی میں سیر کرتا ہوا اس طرف جا نکلا تھا۔ ساحل پر نئی اور خوبصورت کشتیاں دیکھ کر میں اس طرف آ گیا اور جب میں نے ساحل پر تمہیں شدید زخمی حالت میں دیکھا تو میں بھاگ کر تمہارے پاس آ گیا۔ تمہارے اردگرد خون کا تالاب سا بنا ہوا تھا۔ صرف تمہاری سانسیں چل رہی تھیں۔ میں اکیلا تھا۔ میں نے

تمہیں اٹھا کر فوراً اپنی کشتی میں ڈالا اور نوگی بابا کے پاس لے آیا۔ نوگی بابا بھی تمہاری حالت دیکھ کر گھبرا گیا تھا۔"_____سردار جوزا نے کہا تو ٹارزن خاموش ہو گیا۔ اسے اس لڑکی کیٹی کی فکر تھی جو جیمز سے جان بچا کر جنگل میں بھاگ گئی تھی۔ جیمز جس نے ٹارزن کو گولی ماری تھی۔ اسے مار کر ظاہر ہے وہ وہیں رکا نہ رہا ہو گا اور کیٹی کی تلاش میں اس کے پیچھے بھاگ گیا ہو گا۔

ٹارزن نے جنگل کے جانوروں کو سختی سے ہدایات کر رکھی تھیں کہ اگر وہاں کوئی انسان آئے تو وہ اس پر بلاوجہ حملہ نہ کریں۔ جب تک وہ خود ان سے نہ کہے۔ وہ کسی بھی انسان کے نزدیک جانے کی کوشش نہ کریں۔ چاہے اس انسان کا تعلق وحشیوں سے ہو یا جدید اور مہذب دنیا کے انسانوں سے۔

جیمز کے لیے جنگلوں میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ وہ آسانی سے اس لڑکی تک پہنچ سکتا تھا اور جس طرح اس نے ٹارزن کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی وہ اس لڑکی کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔ لیکن ٹارزن خود اس حال میں تھا کہ شام تک وہاں سے ہل بھی نہیں سکتا تھا۔

دوسرے نوگی بابا نے اسے بتایا تھا کہ وہ کل سے یہاں ہے۔ اب تک وہاں نہ جانے کیا سے کیا ہو گیا ہو گا۔ وہ لڑکی زندہ بھی تھی یا نہیں۔ اس بات کا پتہ تو اسے واپس جنگلوں میں ہی جا کر چل سکتا تھا اور شام سے پہلے اس کا واپس جانا ناممکن تھا۔

نوجوان کو اچانک وہاں دیکھ کر منکو بھی پریشان ہو گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں آتشیں اسلحہ تھا جو اس نے کیٹی کی کمر سے لگا رکھا تھا اور اس کے چہرے پر بے پناہ سفاکی اور سرد مہری دکھائی دے رہی تھی۔

منکو اس بات سے بھی حیران تھا کہ ٹارزن نے اسے یہاں تک آنے کی اجازت کیسے دے دی تھی۔ ٹارزن کی اجازت کے بغیر وہ اسلحہ لے کر کم از کم اس طرح یہاں نہیں آسکتا تھا۔ اس نے دھماکے کی جو آواز سنی تھی کہیں واقعی اس نوجوان نے ٹارزن کو گولی تو نہیں مار دی تھی۔ یہ سوچ کر منکو بے چین ہو گیا۔

''اس سے پوچھو ٹارزن کہاں ہے۔'' ـــــــ منکو نے

کیٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جیمز۔ تم مجھ تک تو پہنچ گئے ہو۔ مگر تم شاید نہیں جانتے۔ یہ جنگل ٹارزن کا ہے۔ وہ ان جنگلوں کا بادشاہ ہے۔ اگر وہ یہاں آگیا تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔'' ـــــ کیٹی نے منکو کی بات سن کر خود کو سنبھالتے ہوئے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی بات سن کر جیمز زوردار قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

''ٹارزن۔ ہا ۔ہا۔ ہا۔ تم کس ٹارزن کی بات کر رہی ہو کیٹی۔ اس ٹارزن کی جس نے میرے راستے میں آنے کی کوشش کی تھی۔'' ـــــ جیمز نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر نہ صرف کیٹی بلکہ منکو بھی چونک پڑا۔

''کوشش کی تھی مطلب۔'' ـــــ کیٹی نے کہا۔

''ساحل پر وہ تمہارا ہمدرد بن کر میرے سامنے آیا تھا۔ میں نے اسے وہیں گولی مار دی تھی۔ اب تک تو اس کی لاش بھی ٹھنڈی پڑ چکی ہو گی۔'' ـــــ جیمز نے کہا اور اس کی بات سن کر منکو کی آنکھوں کے سامنے جیسے اندھیرا چھا گیا۔ اس کا خدشہ درست ثابت ہو گیا

تھا۔ اس مقابلے نے سچ مچ اس کے سردار کو گولی مار دی تھی۔ منکو کو اپنے ذہن میں آندھیاں سی چلتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

"کیا کہا۔ تم نے ٹارزن کو گولی مار دی ہے۔" کیٹی نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یقین نہیں آتا تو چلو۔ ساحل پر چل کر اپنی آنکھوں سے اس کی لاش دیکھ لو۔" ——— جیمز نے کہا اور منکو کے دل پر جیسے ہتھوڑا سا لگا۔ غیض و غضب اور نفرت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ اچھلا اور اس نے اچانک جیمز پر حملہ کر دیا۔ اس کے نوکیلے پنجے جیمز کے پستول والے ہاتھ پر پڑے اور جیمز کے ہاتھ سے پستول نکل کر دور جا گرا۔ منکو نے اچھل کر اس کے منہ پر پنجے مارنے کی کوشش کی تھی۔ جیمز اس کے حملے سے بوکھلا کر یکلخت پیچھے ہٹ گیا۔ منکو نے غصے سے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگائی مگر جیمز نے اچانک دونوں ہاتھوں سے اسے دبوچ لیا۔ وہ منکو کو اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر دے مارنا چاہتا تھا۔ مگر منکو نے فوراً اس کے ایک ہاتھ پر کاٹ لیا۔ جیمز کے

حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اس نے منکو کو چھوڑ دیا۔ منکو نیچے گرا اور غراتے ہوئے ایک بار پھر جیمز کی طرف بڑھا ہی تھا کہ جیمز نے زوردار لات گھما کر اس کی کمر پر مار دی۔ منکو کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دور جا گرا۔

منکو کو جیمز پر حملہ کرتے دیکھ کر کیٹی کو موقع مل گیا۔ وہ فوراً وہاں سے بھاگ اٹھی۔ اسے بھاگتا دیکھ کر جیمز کو غصہ آ گیا۔ اس نے فوراً آگے بڑھ کر اپنا پستول اٹھایا اور بھاگتی ہوئی کیٹی پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ مگر اس وقت تک کیٹی درختوں کے پیچھے جا چکی تھی۔ یہ دیکھ کر جیمز نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ منکو جو زمین سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر جیمز غصے سے دھاڑتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

''احمق بندر۔ تمہاری وجہ سے کیٹی ایک بار پھر میرے ہاتھوں سے بچ نکلی ہے۔ تم نے مجھ پر حملہ کر کے اس کی جان بچانے کی کوشش کی تھی۔ اسے تو میں ڈھونڈ ہی لوں گا۔ مگر تم۔ تم اب میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گے۔''——جیمز نے غصے سے منکو کی طرف دیکھتے ہوئے
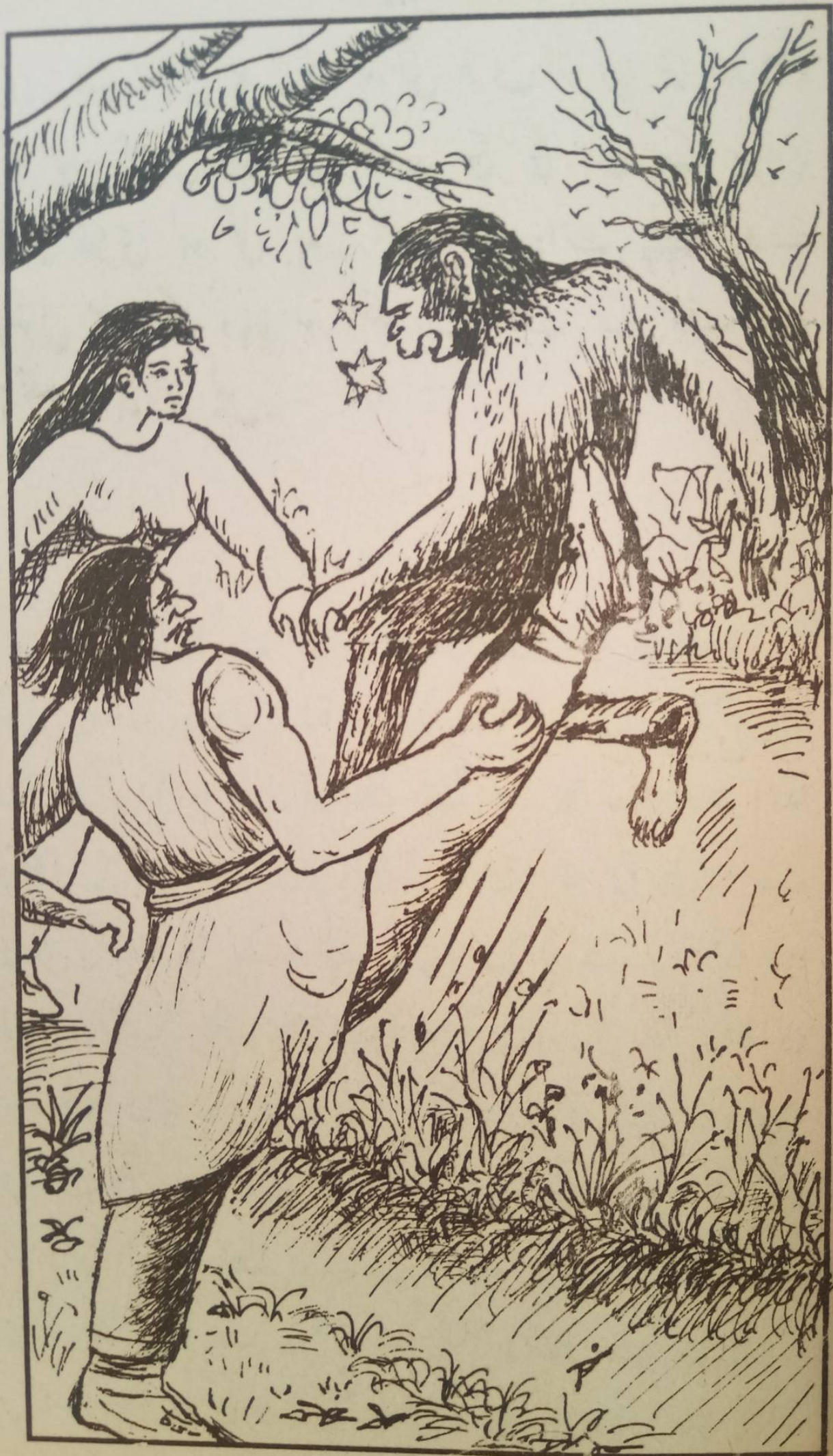
کہا۔ اور پستول کا رخ منکو کی طرف کر دیا تھا اور منکو
کو یوں محسوس ہوا جیسے موت سچ مچ اس کے سر پر
آ کر کھڑی ہو گئی ہو۔ جیمز نے دانت پیستے ہوئے
پستول کا ٹریگر دبایا اور منکو نے موت کے خوف سے
آنکھیں بند کر لیں۔

موقع ملتے ہی کیٹی فوراً وہاں سے بھاگ نکلی تھی۔ جیمز مسلسل اس پر فائرنگ کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر کیٹی کے قدم نہ صرف تیز ہو گئے تھے بلکہ وہ درختوں کی آڑ لے کر بھاگتی جا رہی تھی۔ جھاڑیوں سے چھلانگیں لگاتی اور درختوں کے دائیں بائیں سے رکے بغیر دوڑتی ہوئی وہ کافی دور نکل آئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیمز لازماً اس کے پیچھے آرہا ہو گا۔ اس لئے وہ جان بوجھ کر دائیں بائیں بھاگتی ہوئی آئی تھی تاکہ جیمز جنگلوں میں کھو کر اسے آسانی سے تلاش نہ کر سکے۔

تیزی سے بھاگتی ہوئی وہ جنگل کے اس حصے میں آگئی جہاں ٹارزن کی جھونپڑی تھی۔ جھونپڑی دیکھ کر اس

کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور جھونپڑی میں داخل ہو گئی۔ گھاس پھونس کی بنی جھونپڑی کافی بڑی تھی۔ زمین پر نرم نرم گھاس بچھی ہوئی تھی۔ جھونپڑی خالی تھی۔ البتہ جھونپڑی کی ایک دیوار پر اسے چند ہتھیار لگے نظر آئے۔ جن میں خنجر، کلہاڑی، تلوار اور ایک نیزہ بھی تھا۔ ہتھیار دیکھ کر کیٹی کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر دیوار سے تلوار اٹھالی۔

''ہونہہ۔ اب اگر جیمز میرے سامنے آیا تو میں اس تلوار سے اس کے ٹکڑے اڑا دوں گی۔'' ـــــ کیٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی۔ پھر اس نے دیوار پر لگے باقی ہتھیار اتارے اور انہیں زمین پر پڑی گھاس کے نیچے چھپا دیا۔ پھر وہ جھونپڑی سے باہر نکل آئی۔ اس کا خیال تھا کہ جیمز اسے ڈھونڈتا ہوا وہاں ضرور آئے گا۔ لہٰذا وہ جھونپڑی کے پاس کہیں چھپ جائے اور جیسے ہی جیمز اسے جھونپڑی کی طرف جاتا نظر آئے وہ فوراً چھپی ہوئی جگہ سے نکل کر اس

پر حملہ کر دے۔ جھونپڑی کے دائیں طرف بڑی بڑی جھاڑیاں اور گھنے درخت تھے۔ اگر کیٹی ان جھاڑیوں میں چھپنے کی کوشش کرتی تو وہ آسانی سے جیمز کی نظروں میں آ سکتی تھی۔ اس لئے وہ کچھ سوچ کر ایک درخت پر چڑھ گئی اور ایک موٹی سی شاخ پر بیٹھ کر اس نے خود کو گھنے پتوں میں چھپا لیا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک اسے جیمز اس طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ بے حد غصے میں لگ رہا تھا۔ پستول بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔ جھونپڑی دیکھ کر وہ بھی اس طرف آ گیا تھا۔ وہ جھونپڑی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ پستول لئے آہستہ آہستہ جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیٹی۔ میں جانتا ہوں۔ تم اس جھونپڑی میں ہو۔ اپنے ہاتھ سر پر رکھ کر فوراً باہر آ جاؤ۔" ــــــ جیمز نے جھونپڑی کی طرف بڑھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

کیٹی کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس سے کافی فاصلے پر تھا۔ وہ اس پر چھلانگ لگا کر حملہ بھی نہیں کر سکتی تھی۔

''کیٹی۔ باہر آجاؤ۔ مجھے بنک اور اس کا لاکر نمبر بتا دو۔ اگر تم مجھے لاکر اور اس کے نمبر کے بارے میں بتا دو گی تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ میں تمہیں کچھ بھی نہیں کہوں گا۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا اور خاموشی سے یہاں سے واپس چلا جاؤں گا۔'' ——— جیمز نے کہا۔ مگر جھونپڑی سے اسے کیٹی کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہی۔ کیٹی۔ کیٹی۔'' ——— جیمز نے کہا۔ وہ جھونپڑی کے قریب پہنچ گیا تھا اور بے حد محتاط تھا۔ شاید اسے بھی کیٹی کی طرف سے خدشہ تھا کہ وہ جھونپڑی سے نکل کر اس پر اچانک حملہ کر سکتی ہے۔ اس لئے وہ احتیاط برت رہا تھا اور جھونپڑی کے کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ چند لمحے وہ اسی طرح غصے سے جھونپڑی کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ادھر ادھر دیکھ کر جھک کر ایک جگہ چند خشک لکڑیاں اکٹھی کیں اور جیب سے لائٹر نکال کر ان جھاڑیوں کو آگ لگانے لگا۔ خشک جھاڑیوں نے لمحوں میں آگ پکڑ لی۔

کیٹی اس کا مقصد سمجھ گئی تھی۔ وہ شاید جھونپڑی کو آگ لگانا چاہتا تھا کہ جھونپڑی میں اگر واقعی کیٹی موجود ہے تو وہ آگ کے خوف سے واقعی باہر آجائے گی۔

''کیٹی۔ میں آخری بار کہہ رہا ہوں۔ جھونپڑی سے نکل کر باہر آجاؤ۔ ورنہ میں اس جھونپڑی کو آگ لگا دوں گا۔''——جیمز نے اس کی توقع کے عین مطابق کہا۔ مگر کیٹی کو بھلا کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ وہ جھونپڑی سے باہر تھی اور جھونپڑی خالی تھی۔ جیمز نے چند لمحے توقف کیا اور پھر اس نے ایک جلتی ہوئی لکڑی جھونپڑی کی طرف اچھال دی۔ لکڑی جھونپڑی کی چھت پر گری اور وہاں آگ لگ گئی۔ جیمز نے جلتی ہوئی مزید لکڑیاں اٹھائیں اور انہیں جھونپڑی کے مختلف حصوں میں پھینکنے لگا۔ ایک جلتی ہوئی لکڑی جھونپڑی کے اندر گری تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ساری جھونپڑی میں آگ لگ گئی اور وہ دھڑا دھڑ جلنا شروع ہو گئی۔ کیٹی ہونٹ بھینچے دیکھ رہی تھی۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے وہ یہاں نہیں ہے۔ اگر وہ جھونپڑی میں ہوتی تو آگ لگتے ہی جھونپڑی سے نکل کر باہر

آ جاتی۔"۔۔۔۔۔۔جیمز نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ مڑ کر اس طرف آنے لگا جہاں کیٹی درخت پر چھپی ہوئی تھی۔ اسے درخت کی طرف آتے دیکھ کر کیٹی کے اعصاب تن گئے۔ اس نے تلوار مضبوطی سے ہاتھ میں پکڑ لی کہ جیمز جیسے ہی اس درخت کے نیچے آئے گا وہ تلوار لے کر اس پر کود پڑے گی اور اسے تلوار مار کر ہلاک کر دے گی۔

جیمز ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھا آ رہا تھا۔ ابھی وہ درخت کے کافی فاصلے پر تھا کہ اچانک کیٹی کو اپنے سر پر تیز پھنکار کی آواز سنائی دی۔

"ناگ۔"۔۔۔۔۔۔پھنکار کی آواز سن کر کیٹی کے ذہن میں آیا۔ اس نے آہستہ آہستہ سر اٹھایا اور پھر اسے اوپر والی شاخ پر سیاہ رنگ کا ایک ناگ لپٹا نظر آیا جو سر جھکائے اور پھن پھیلائے اس کی طرف گول گول آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

ناگ دیکھ کر کیٹی کو اپنی رگوں میں خون رکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ ناگ اس سے چند فٹ کے فاصلے پر تھا۔ اگر کیٹی ذرا سی بھی حرکت کرتی تو ناگ اس کی

عین پیشانی پر ڈس سکتا تھا۔ وہ شاخ پر بل کھاتا ہوا نیچے آ رہا تھا۔ کیٹی کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دونوں طرف سے موت اس کی طرف بڑھ رہی ہو۔ نیچے جیمز پستول لئے آ رہا تھا اور اوپر یہ زہریلا ناگ۔ اب اس زہریلے ناگ کی وجہ سے کیٹی نیچے جیمز پر چھلانگ بھی نہیں لگا سکتی تھی۔ جیمز جس طرح درخت کی طرف بڑھتا آ رہا تھا اگر وہ درخت کے نیچے آ کر سر اٹھا کر اوپر دیکھتا تو اسے کیٹی آسانی سے نظر آ سکتی تھی اور وہ نیچے سے ہی اسے گولی کا نشانہ بنا سکتا تھا۔ اور پھر جیمز چند ہی لمحوں میں اس درخت کے پاس آ گیا۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے سر اوپر اٹھایا اور کیٹی کو یکلخت اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

جیمز نے جیسے ہی ٹریگر دبایا۔ پستول سے ٹرچ کی آواز نکلی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ساری گولیاں بھاگتی ہوئی کیٹی پر ضائع کر دی تھیں۔ جس سے اس کا پستول خالی ہو گیا تھا۔ منکو نے بھی ٹرچ کی آواز سن کر آنکھیں کھول دیں مگر جیمز نے اسے کوئی موقع نہ دیا اور بجلی کی سی تیزی سے پستول کا دستہ منکو کے سر پر دے مارا۔ منکو کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ وہیں گر کر بے ہوش ہو گیا۔

اب منکو کی آنکھ کھلی تو وہ وہیں گرا پڑا تھا۔ جہاں جیمز نے اس کے سر پر پستول کا دستہ مار کر اسے بے ہوش کیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس کے حلق سے

بے اختیار کراہ نکل گئی تھی۔ اس کا سر کسی پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ اس نے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسے اپنے سر پر موٹے سے گومڑ کا احساس ہوا۔ وہ کراہتا ہوا اٹھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن نہ وہاں کیٹی تھی اور نہ جیمز۔

''اوہ۔ کہیں وہ کیٹی تک تو نہیں پہنچ گیا۔'' ____ منکو کے ذہن میں فوراً خیال ابھرا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ پاگلوں کی طرح کیٹی اور جیمز کو تلاش کرنے لگا۔

وہ ساحل کی طرف بھی آیا تھا۔ مگر اسے وہاں ٹارزن کی لاش دکھائی نہیں دی تھی۔ البتہ ریت پر اسے بہت سا خون دکھائی دیا تھا۔ خون دیکھ کر منکو اور زیادہ پریشان ہو گیا۔ اگر یہ خون ٹارزن کا تھا تو وہ خود کہاں گیا۔ کم از کم جنگل کے جانور اس کی لاش اٹھا کر نہیں لے جا سکتے تھے۔ منکو نے غور سے دیکھا تو اسے وہاں خون کی ایک لکیر سی سمندر کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی انسان ٹارزن کو زخمی حالت میں وہاں سے اٹھا کر لے گیا ہو۔ مگر وہ انسان

کون ہو سکتا تھا۔

''اوہ۔ کہیں جیمز نے سردار کو ہلاک کر کے اس کی لاش سمندر میں تو نہیں پھینک دی۔''____منکو کے ذہن میں خیال ابھرا۔ وہ بھاگتا ہوا پانی کے قریب آ گیا۔ خون کی لکیر واقعی وہاں آ کر ختم ہو گئی تھی۔

''جیمز۔ تم نے میرے سردار کو ہلاک کیا ہے۔ تم نے مجھ پر بھی حملہ کیا ہے۔ تم جہاں بھی ہو۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں تلاش کر کے تم سے اپنے سردار کی ہلاکت کا بدلہ ضرور لوں گا۔ میں آ رہا ہوں۔ جیمز۔ میں آ رہا ہوں۔''____منکو نے غراتے ہوئے کہا۔ پھر وہ غصے سے جنگل میں جانے کے لیے پلٹا ہی تھا کہ اسے ایک لومڑی بھاگ کر اس طرف آتی دکھائی دی۔

''منکو۔ منکو۔''____لومڑی نے اسے دیکھ کر دور سے ہی آوازیں دینا شروع کر دیں۔

''کابلی لومڑی تم یہاں۔''____منکو نے قریب آنے پر اس سے پوچھا۔

''منکو میں تمہیں کب سے تلاش کرتی پھر رہی ہوں۔

کہاں تھے تم۔"۔۔۔۔۔ کابلی لومڑی نے کہا۔

"مجھے تلاش کر رہی تھیں۔ کیوں۔"۔۔۔۔۔ منکو نے کہا۔

"میں نے یہاں سردار کی لاش دیکھی تھی منکو۔ سردار کی حالت بے حد خراب تھی۔ اور۔"۔۔۔۔۔ کابلی لومڑی نے کہا اور سردار کی لاش کا سن کر منکو بے اختیار اچھل پڑا۔

"لاش۔ اوہ۔ تو کیا سردار سچ مچ ہلاک ہو گیا ہے۔" منکو نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس کی حالت ایسی ہی تھی منکو۔ اس کے اردگرد خون ہی خون تھا۔ میں جنگل کے جانوروں کو بتانے کے لیے جنگل کی طرف بھاگی ہی تھی کہ مجھے سمندر میں ایک کشتی آتی دکھائی دی۔ کشتی میں راکش قبیلے کا سردار جوزا تھا۔"۔۔۔۔۔ کابلی لومڑی نے کہا۔

"سردار جوزا۔ اوہ۔ پھر۔"۔۔۔۔۔ منکو نے بے تابی سے پوچھا۔

"وہ کشتی لے کر کنارے پر آیا اور پھر سردار کو دیکھ کر اس کی طرف بھاگ آیا۔ اس نے ٹارزن سردار کو

ہلایا جلایا۔ مگر اس کے جسم میں کوئی حرکت نہیں تھی۔ پھر اس نے ٹارزن سردار کو اٹھایا اور اپنی کشتی میں لے گیا۔ میں دور کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔"۔۔۔۔۔ کابلی لومڑی نے کہا تو منکو کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔

"تو زخمی سردار کو یہاں سے سردار جوزا اٹھا کر لے گیا ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واقعی راکش قبیلے کا سردار جوزا ہی تھا۔"۔۔۔۔۔ منکو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں اسے اچھی طرح سے جانتی ہوں۔"۔۔۔۔۔ کابلی لومڑی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر اسے سردار جوزا لے گیا ہے تو وہ یقیناً سردار کو نوگی بابا کے پاس لے گیا ہو گا۔ نوگی بابا بے حد قابل حکیم ہے۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مردوں میں بھی جان ڈالنے کا فن جانتا ہے۔ تمہارا شکریہ کابلی لومڑی میں یہاں سردار کو ہی دیکھنے کے لیے آیا تھا مگر وہ مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تم نے یہ بتا کر کہ اسے سردار جوزا لے گیا ہے

میری آدھی پریشانی ختم کر دی ہے۔"____ منکو نے کہا۔

"لیکن سردار کو ہوا کیا تھا۔ میں دور تھی۔ میں نے بس ایک دھماکے کی آواز سنی تھی۔ دھماکے کی آواز سن کر میں اس طرف آ گئی اور پھر میں نے سردار کو خون میں لت پت دیکھا تھا۔"____ کابلی لومڑی نے کہا۔

"میں خود بھی سردار کے ساتھ نہیں تھا۔ مجھے مکاٹو طوطے نے بتایا تھا کہ سردار شدید زخمی حالت میں ساحل پر پڑا ہے۔ اس لئے میں بھاگتا ہوا یہاں آ گیا۔ اب تم بتا رہی ہو کہ اسے زخمی حالت میں راکش قبیلے کا سردار جوزا اٹھا کر لے گیا ہے تو میری پریشانی ختم ہو گئی ہے۔ نہ جانے سردار پر کس نے حملہ کیا تھا اور اسے کس قدر زخم آیا تھا جس سے اس کا اتنا خون ضائع ہو گیا۔"____ منکو نے بات بناتے ہوئے کہا۔ وہ کابلی لومڑی کو جیمز کے بارے میں نہیں بتانا چاہتا تھا ورنہ وہ یہ بات سارے جنگل میں پھیلا دیتی۔

"تو اب تم راکش قبیلے میں جاؤ گے۔"____ کابلی لومڑی نے اس سے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ سردار نہ جانے کس حال میں ہے۔ میں اس کے پاس جاؤں گا تو پتہ چلے گا کہ وہ کیسا ہے۔'' منکو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم کہو تو میں تمہارے ساتھ چلوں۔'' ـــــ کابلی لومڑی نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم نے سردار کے زخمی ہونے کے بارے میں اور کس کس جانور کو بتایا ہے۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''ابھی تو میں تمہیں کالو شیر، مکھنا ہاتھی اور ببلون بن مانس کو ہی تلاش کر رہی تھی۔ وہ تو ملے نہیں تم مل گئے۔ اب میں انہیں ڈھونڈوں گی اور انہیں بھی بتا دوں گی۔'' ـــــ کابلی لومڑی نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ ابھی کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سردار کے زخمی ہونے کا سن کر وہ سب پریشان ہو جائیں گے۔ پہلے مجھے راکش قبیلے میں جا کر سردار کو دیکھ لینے دو۔ پھر میں خود ہی ان سب کو بتا دوں گا۔'' منکو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم کہتے ہو تو میں کسی کو کچھ نہیں

بتاتی۔ مگر۔"____ کابلی لومڑی کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔

"مگر۔ مگر کیا۔"____ منکو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کسی نے اگر مجھ سے پوچھ لیا کہ سردار اور تم کہاں ہو تو میں کیا بتاؤں گی۔"____ کابلی لومڑی نے کہا۔

"کسی کو تم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم بس اپنا منہ بند رکھو۔ تم جانتی ہو نا کہ میں سردار کا نائب ہوں اور میں منکو بہادر ہوں۔ اگر سردار کو میں نے یہ بتا دیا کہ تم نے میری بات نہیں مانی تھی تو وہ تم سے سخت باز پرس کرے گا۔ میرے کہنے پر وہ تمہیں ان جنگلوں سے نکال بھی سکتا ہے۔ سمجھیں تم۔"____ منکو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سمجھ گئی۔ ٹھیک ہے منکو بہادر۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔ تم جاؤ۔ میں نے نہ سردار کو زخمی حالت میں دیکھا تھا اور نہ میری تم سے کوئی بات ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے نا۔"____ کابلی لومڑی نے جلدی سے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اگر تم نے میری بات مانی اور کسی کو کچھ نہیں بتایا تو میں سردار سے تمہاری تعریف کروں گا پھر وہ تمہیں بہت شاباشی دے گا۔''_____ منکو نے کہا تو کابلی لومڑی اس کی بات سن کر خوش ہو گئی۔

''سردار مجھے شاباشی دے گا۔ اوہ۔ اوہ۔ اگر سردار مجھے شاباشی دے گا تو اس جنگل میں میری عزت اور بڑھ جائے گی۔ تم جاؤ منکو۔ بے فکر ہو کر جاؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔ تم بھی سردار کے سامنے میری تعریف کرنا مت بھولنا۔'' کابلی لومڑی نے کہا تو منکو نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا اور کابلی لومڑی خوشی خوشی جنگل کی طرف دوڑ گئی۔

کابلی لومڑی کے جانے کے بعد منکو سوچنے لگا کہ اسے راکش قبیلے میں جا کر سردار کو دیکھنا چاہیے یا جنگل میں اس لڑکی اور جیمز کو دیکھنا چاہیے۔ جیمز اس لڑکی کا دشمن تھا۔ وہ کسی بھی وقت اسے نقصان پہنچا سکتا تھا۔

منکو چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے کیٹی اور جیمز کو تلاش کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسے یقین تھا کہ سردار جوزا

اگر ٹارزن کو اپنے قبیلے میں لے گیا ہے تو وہ اسے یقیناً اپنے قابل حکیم نوگی بابا کے پاس لے گیا ہو گا اور نوگی بابا یقیناً ٹارزن کی جان بچا لے گا۔ یہ سوچ کر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور بھاگ کر جنگل کی طرف آ گیا۔ ایک درخت پر چڑھ کر وہ دوسرے درخت پر آیا اور دوسرے سے تیسرے پر۔ اسی طرح مختلف درختوں پر چھلانگیں مارتا ہوا وہ کیٹی اور جیمز کو تلاش کرنے لگا۔

جیمز ایک لمحے کے لیے اس درخت کے نیچے آ کر رکا۔ اس نے سر اوپر اٹھایا ہی تھا کہ اسے عقب سے کسی جانور کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے پلٹا تو اسے جھونپڑی کی طرف بہت سے جانور آتے دکھائی دیئے۔ وہ چھوٹے موٹے جانور تھے جو شاید اپنے سردار کی جھونپڑی آگ میں جلتی دیکھ کر اس طرف آ گئے تھے۔ مگر جیمز ان کو دیکھ کر تیزی سے ایک درخت کی آڑ میں چلا گیا اور پھر کیٹی نے اسے دوسری طرف جاتے دیکھا تو اس کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔

جیمز نے تو اسے نہیں دیکھا تھا۔ مگر ناگ بدستور اس کے سر پر موجود تھا جو بل کھولتا ہوا آہستہ آہستہ نیچے

آرہا تھا۔ کیٹی کو معلوم تھا کہ اگر وہ بے حس و حرکت بیٹھی رہے گی تو ناگ اس پر حملہ نہیں کرے گا۔

ناگ اس شاخ پر آیا جس پر کیٹی موجود تھی۔ پھر وہ اس شاخ کے گرد بل ڈالتا ہوا خود ہی دوسری طرف مڑ گیا۔ دونوں طرف سے موت کیٹی کے عین سامنے آ کر مڑ گئی تھی۔ کیٹی نے ناگ کو دوسری طرف جاتے دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔ اس وقت تک جیمز نہ جانے کہاں جا چکا تھا۔ کیٹی نے چند لمحے اور انتظار کیا اور پھر وہ درخت سے اتر کر نیچے آ گئی۔

ٹارزن کی جھونپڑی مسلسل جل رہی تھی۔ اسے جیمز پر شدید غصہ آرہا تھا جس نے اسے ہلاک کرنے کے لیے جھونپڑی تک کو آگ لگا دی تھی۔ اگر وہ جھونپڑی میں ہوتی تو جیمز واقعی اسے آگ میں زندہ جلا چکا ہوتا۔

شام ہو رہی تھی۔ کیٹی نے پھل کھا کر اپنی بھوک پیاس تو مٹالی تھی۔ اب وہ آرام کرنا چاہتی تھی۔ وہ بندر بھی نہ جانے کہاں رہ گیا تھا جو ٹارزن کا ساتھی تھا۔

کیٹی اب کسی ایسی جگہ کی تلاش میں تھی جہاں وہ رات گزار سکے۔ جہاں نہ صرف جیمز اس تک پہنچ سکے بلکہ وہ جنگل کے جانوروں سے بھی محفوظ رہ سکے۔ وہ جلتی ہوئی جھونپڑی کو دیکھتی ہوئی آگے بڑھنے لگی اور خاصی دیر تک چلتے رہنے کے بعد وہ وسطی جھیل کے پاس آ گئی۔ وسطی جھیل کے کنارے پر بڑی بڑی چٹانیں موجود تھیں۔

کیٹی ان چٹانوں کے پاس آ گئی۔ ایک جگہ اسے ایک چٹان سائبان کی طرح جھکی دکھائی دی۔ اس چٹان کے نیچے اچھی خاصی جگہ تھی۔ اگر کیٹی وہاں چھپ جاتی تو جیمز اسے آسانی سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے صرف جنگل کے جانوروں، سانپوں اور حشرات الارض سے ہی خطرہ تھا۔ لیکن اب کوئی نہ کوئی خطرہ تو اسے مول لینا ہی تھا۔ جنگلوں میں شام کے سائے تیزی سے پھیلنے لگتے تھے اور اندھیرے میں اسے اس سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں مل سکتی تھی۔ اس لئے اس نے ان چٹانوں میں ہی رات گزارنے کا ارادہ کر لیا۔ ویسے بھی وہ مسلسل بھاگ بھاگ کر بری طرح سے تھک گئی تھی۔

اس لئے وہ ہر خطرے سے بے نیاز ہو کر اس چٹان کے نیچے گھس گئی۔ اس نے اردگرد پڑے پتھروں کو اپنے دائیں بائیں اس انداز میں رکھ لیا کہ جیمز اور جنگل کے جانور اس طرف آئیں تو وہ انہیں نظر نہ آسکے۔

تھکی ہوئی تو وہ تھی ہی۔ چٹان کے نیچے ٹھنڈی ٹھنڈی جگہ پر لیٹتے ہی اسے نیند آگئی۔ جب وہ جاگی تو اچھا خاصا دن نکل آیا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک لمحے کے لیے خوف سے کانپ کر رہ گئی۔ جھیل کے گرد بے شمار جانور جمع تھے۔ وہ شاید جھیل سے پانی پینے آئے تھے۔ ان جانوروں میں عام چھوٹے چھوٹے جانور بھی تھے اور خطرناک درندے بھی۔ مگر حیرت کی بات تھی کہ کوئی درندہ کسی چھوٹے جانور پر حملہ نہیں کر رہا تھا۔ کیٹی حقیقتاً شیر اور بکری کو ایک ہی گھاٹ پانی پیتے دیکھ رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ٹارزن کا جنگل ہے اور اس کے جنگلوں میں واقعی شیر اور بکری ایک گھاٹ پر ہی پانی پیتے تھے۔

کیٹی کافی دیر تک ان جانوروں کو دیکھتی رہی۔ تمام

جانور پانی پی کر واپس چلے گئے۔ جب وہاں کوئی جانور نہ رہا تو کیٹی نے اپنی حفاظت کے لیے رکھے ہوئے پتھر ہٹائے اور چٹان کے نیچے سے نکل کر باہر آ گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر اب وہاں کوئی نہیں تھا۔

جھیل خاصی صاف و شفاف تھی۔ کیٹی کو بھی پیاس لگی تھی۔ وہ کنارے پر آ کر بیٹھ گئی اور ہاتھوں کی مدد سے پانی پینے لگی۔ تلوار اس نے اپنے قریب ہی رکھ لی تھی۔ ابھی وہ پانی پی ہی رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر دیکھتی۔ اچانک کسی نے اس کی کمر پر زور دار ٹانگ مار دی۔ کیٹی کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر جھیل میں جا گری۔

جھیل میں گرتے ہی اس نے خود کو سنبھال لیا اور پانی سے سر نکال کر دیکھا تو اسے چٹانوں پر جیمز کھڑا دکھائی دیا جو جھک کر اس کی تلوار اٹھا رہا تھا۔ جیمز کو وہاں دیکھ کر کیٹی کا ایک بار پھر رنگ اڑ گیا۔

ٹارزن کی حالت خاصی سنبھل چکی تھی۔ نوگی بابا نے اس کے زخموں میں جس بوٹی کا لیپ بھرا تھا۔ اس سے نہ صرف ٹارزن کے زخم حیرت انگیز طور پر مندمل ہو گئے تھے بلکہ اسے درد کا احساس تک نہ رہا تھا۔ اب وہ قبیلے میں گھوم پھر رہا تھا اور قبیلے والے اسے دیکھ کر سلام کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ سردار جوزا اور نوگی بابا بھی تھے۔

''میں اب بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں نوگی بابا۔ تمہارا شکریہ۔ تم نے واقعی حیرت انگیز طور پر میرے سارے زخم ختم کر دیئے ہیں۔'' ـــــ ٹارزن نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو نوگی بابا بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ تو میرا فرض تھا بڑے سردار۔ مجھے خوشی ہے کہ تم پوری طرح سے صحت یاب ہو گئے ہو۔''۔۔۔۔۔۔نوگی بابا نے کہا۔

''لیکن سردار۔ تمہیں ہوا کیا تھا۔ تم پر اس قدر خوفناک حملہ کس نے کیا تھا۔ مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔ میں ابھی جا کر اس کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔'' سردار جوزا نے کہا۔

''مجھ پر حملہ ظاہر ہے میرے کسی دشمن نے ہی کیا تھا۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ میں واپس جنگلوں میں جا کر اسے تلاش کر لوں گا۔ اگر وہ ابھی تک جنگلوں میں ہوا تو میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکے گا۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''کیا تم اب اپنے جنگلوں میں واپس جاؤ گے۔'' سردار جوزا نے کہا۔

''ہاں۔ میرا وہاں جانا بے حد ضروری ہے سردار جوزا۔ میرا دشمن بہت خطرناک ہے۔ میں اسے جلد سے جلد ڈھونڈ کر اس کے انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں۔'' ٹارزن نے کہا۔

''تمہارے زخم ختم ہو گئے ہیں اور تمہاری صحت بھی بہت حد تک ٹھیک ہو گئی ہے سردار۔ مگر تمہارا اتنا لمبا سفر کرنا ابھی مناسب نہیں ہو گا۔ تمہیں ابھی ایک دو دن یہیں آرام کرنا چاہیے۔ اگر تم اتنا لمبا سفر کرو گے تو تم پر پھر کمزوری غالب آ سکتی ہے۔'' ——— نوگی بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں نوگی بابا۔ میں اب یہاں نہیں رک سکتا۔'' ٹارزن نے کہا۔

''کیا میں تمہیں چھوڑنے کے لیے تمہارے جنگلوں میں ساتھ چلوں۔'' ——— سردار جوزا نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں نے کہا ہے نا۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تمہارا شکریہ۔ تم نے اور نوگی بابا نے میری جان بچانے کے لیے جو کچھ کیا ہے۔ میرے لئے وہی بہت ہے۔'' ——— ٹارزن نے کہا۔ پھر وہ ان دونوں کے ساتھ ساحل پر آ گیا۔ سردار جوزا نے اسے اپنی کشتی دے دی۔ ٹارزن نے انہیں الوداع کہا اور پھر وہ کشتی لے کر سمندر میں آ گیا اور چپوؤں کی مدد سے اسے پیچھے کھینچنے لگا اور پھر اس نے کشتی موڑی اور اسے چلاتا

ہوا واپس اپنے جنگلوں کی طرف ہو لیا۔

شام ہونے سے پہلے پہلے وہ واپس اپنے جنگلوں میں پہنچ گیا تھا۔ ساحل پر جیمز اور کیٹی کی کشتی دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا تھا۔ ان دونوں کی کشتیاں وہاں ہونے کا مطلب تھا کہ دونوں ابھی جنگلوں میں ہی ہیں۔ اور شاید کیٹی ابھی تک اس کے ہاتھ نہیں آئی تھی۔ اگر وہ جیمز کے ہاتھ آ گئی ہوتی تو وہ اب تک نکل گیا ہوتا۔

مسلسل کشتی چلا چلا کر ٹارزن بری طرح سے تھک گیا تھا۔ نوگی بابا کے کہنے کے مطابق واقعی اس پر خاصی نقاہت سی طاری ہوگئی تھی۔ شاید ایسا اس کے جسم میں خون کی کمی کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

ساحل پر آ کر جب وہ جنگل کی طرف بڑھا تو اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے اور اس کے ذہن میں بار بار اندھیرے کی یلغار سی ہو رہی تھی۔ ٹارزن وہاں رکنے کے بجائے جنگل کے اس حصے میں جانا چاہتا تھا جہاں اموگا پھل تھے۔ نوگی بابا نے اس سے کہا تھا کہ اوگا پھل کھانے سے اس کی ساری نقاہت اس کی ساری

کمزوری ختم ہو جائے گی۔ مگر وہ ابھی تھوڑی ہی دور گیا
تھا کہ اچانک اس کے پیر لڑکھڑائے۔ اس نے خود کو
سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور وہ
دھب سے نیچے گر گیا۔ اسی لمحے اس کے ذہن میں
اندھیرے نے ایک بار پھر حملہ کر دیا۔ اس نے خود کو
سنبھالنے کی پھر کوشش کی مگر اس پر کمزوری اور نقاہت
اس قدر غالب آگئی تھی کہ اندھیرا فوراً ہی اس کے
ذہن پر مسلط ہو گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

''**تو** تم یہاں ہو۔ میں پاگلوں کی طرح تمہیں سارے جنگلوں میں تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔''_____ جیمز نے کیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔ اب تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اور وہ چٹان پر پیر پھیلائے خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

''تم کچھ بھی کر لو جیمز۔ مگر میں تمہیں اپنے لاکر کا کوڈ کبھی نہیں بتاؤں گی۔''_____ کیٹی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہارے بھائی اور بہن کو تو ہلاک کر ہی چکا ہوں کیٹی۔ تمہیں بھی میرے ہاتھوں مرنے کا شوق ہے تو ٹھیک ہے مت بتاؤ۔ ویسے بھی تم میرے قاتل

ہونے کی گواہ ہو۔ میں تمہیں زندہ چھوڑنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ تمہیں ہلاک کرنا میری مجبوری ہے۔ اگر تم لاکر کا نمبر بتا دیتیں تو میں تمہیں آسان موت مار کر یہاں سے نکل جاتا۔ لیکن اب میں تمہیں اذیتیں دے کر اور تڑپا تڑپا کر ہلاک کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ جب میں اس تلوار سے تمہارے جسم پر زخم لگاؤں گا تو تم چیخ چیخ کر مجھے لاکر کا کوڈ نمبر بتا دو گی۔''۔۔۔۔ جیمز نے بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کاش جیمز۔ میں تم سے اپنے بھائی اور اپنی بہن کا انتقام لے سکتی۔ تم بے حد ظالم اور انتہائی سفاک انسان ہو۔ انتہائی سفاک۔''۔۔۔۔ کیٹی نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ہوں ظالم اور سفاک۔ میں تمہارے بہن بھائی تو کیا۔ دولت کے لئے میں بے شمار قتل کر چکا ہوں۔ یہی میرا کام ہے اور یہی میرا پیشہ۔ تھائی لینڈ میں سب مجھے گمنام قاتل کے نام سے جانتے ہیں۔ میں نے آج تک اپنے پیچھے اپنے کسی جرم کا نشان تک

نہیں چھوڑا۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ گمنام قاتل کون ہے جو لوگوں کے گھروں میں گھس کر قتل و غارت بھی کرتا ہے اور ان کا سب کچھ لوٹ کر لے جاتا ہے۔"—— جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ تو وہ گمنام قاتل تم ہو جس کی تلاش میں قائی لینڈ کی پولیس بھاگتی پھرتی ہے۔"—— کیٹی نے چونک کر کہا۔ اس کا رنگ یہ سن کر زرد ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ میں وہی قاتل ہوں جو دوسروں کے گھروں میں گھس کر فوراً قتل و غارت کر کے لوٹ مار کرتا تھا اور پھر فرار ہو جاتا تھا۔ مگر مجھے معلوم تھا کہ تم تینوں نے اپنی دولت کسی بنک کے خفیہ لاکر میں رکھی ہوئی ہے۔ میں نے اپنے ذرائع سے اس بنک اور خفیہ لاکر کے بارے میں تو پتہ چلا لیا تھا۔ مگر مجھے اس کا کوڈ نمبر معلوم نہیں تھا۔ میں نے تمہاری بہن اور بھائی پر بہت تشدد کیا تھا مگر انہوں نے زبانیں نہیں کھولی تھیں۔ تم گھر میں نہیں تھی۔ میں سمجھا کہ تم کہیں باہر گئی ہوئی ہو۔ مگر تم ایک کمرے میں چھپی ہوئی تھی اور سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ تم نے غلطی کی۔ تم ڈر کر وہاں سے

بھاگ نکلیں۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر میں باہر آیا تو میں نے تمہیں خوفزدہ انداز میں بھاگتے دیکھ لیا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ تم نے مجھے اپنے بھائی اور بہن کو ہلاک کرتے دیکھ لیا ہے۔ اس لیے میں تمہارے پیچھے لگ گیا۔

مجھے ڈر تھا کہ تم پولیس کے پاس جا کر میرے بارے میں نہ بتا دو۔ مگر تم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ تم شاید مجھ سے اس حد تک ڈر گئی تھی کہ تم نے اس ملک سے ہی نکلنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور تم جلدی میں ساحل پر پہنچ گئی۔ مجھے تمہارے گھر سے کچھ کاغذات ملے تھے۔ جب میں نے ان کاغذوں کو دیکھا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ تم تینوں اسی رات کمبوڈیا جا رہے تھے۔

تمہارے بہن بھائی تو ہلاک ہو گئے تھے۔ اس لئے تم وہاں رکنے کے بجائے سیدھی اس سمندری جہاز میں آ گئیں تاکہ تم خاموشی سے کمبوڈیا کے لیے نکل سکو۔ مگر میں فوراً وہاں آ گیا اور میں نے ایک آدمی کو ہلاک کر کے اس کے سفری کاغذات اور اس کا ٹکٹ حاصل کر لیا۔ اس طرح میں بھی اس جہاز میں آ گیا تھا۔" جیمز

نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم ظالم اور سفاک ہی نہیں۔ انتہائی مکار اور چالاک بھی ہو جیمز۔ مجھ سے واقعی بہت بڑی غلطی ہوئی تھی جو میں تم سے ڈر کر جہاز میں آ گئی تھی۔ مجھے فوراً پولیس کے پاس چلے جانا چاہیے تھا۔ میں پولیس کو تمہارے بارے میں بتا دیتی تو وہ فوراً تمہیں گرفتار کر لیتی۔'' ـــــ کیٹی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کسی پولیس سے نہیں ڈرتا۔ خیر اب ان باتوں کو چھوڑو۔ بتاؤ۔ تم مجھے اپنے لاکر کا خفیہ نمبر بتا رہی ہو یا نہیں۔'' ـــــ جیمز نے منہ بنا کر کہا۔

''کبھی نہیں۔ مجھے مرنا قبول ہے مگر میں تمہیں خفیہ نمبر نہیں بتاؤں گی۔'' ـــــ کیٹی نے نفرت سے کہا۔

''کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔'' ـــــ جیمز نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ قطعی آخری فیصلہ۔'' ـــــ کیٹی نے اسی طرح کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔'' جیمز نے کہا اور تلوار لے کر جھیل میں کود گیا۔ یہ دیکھ
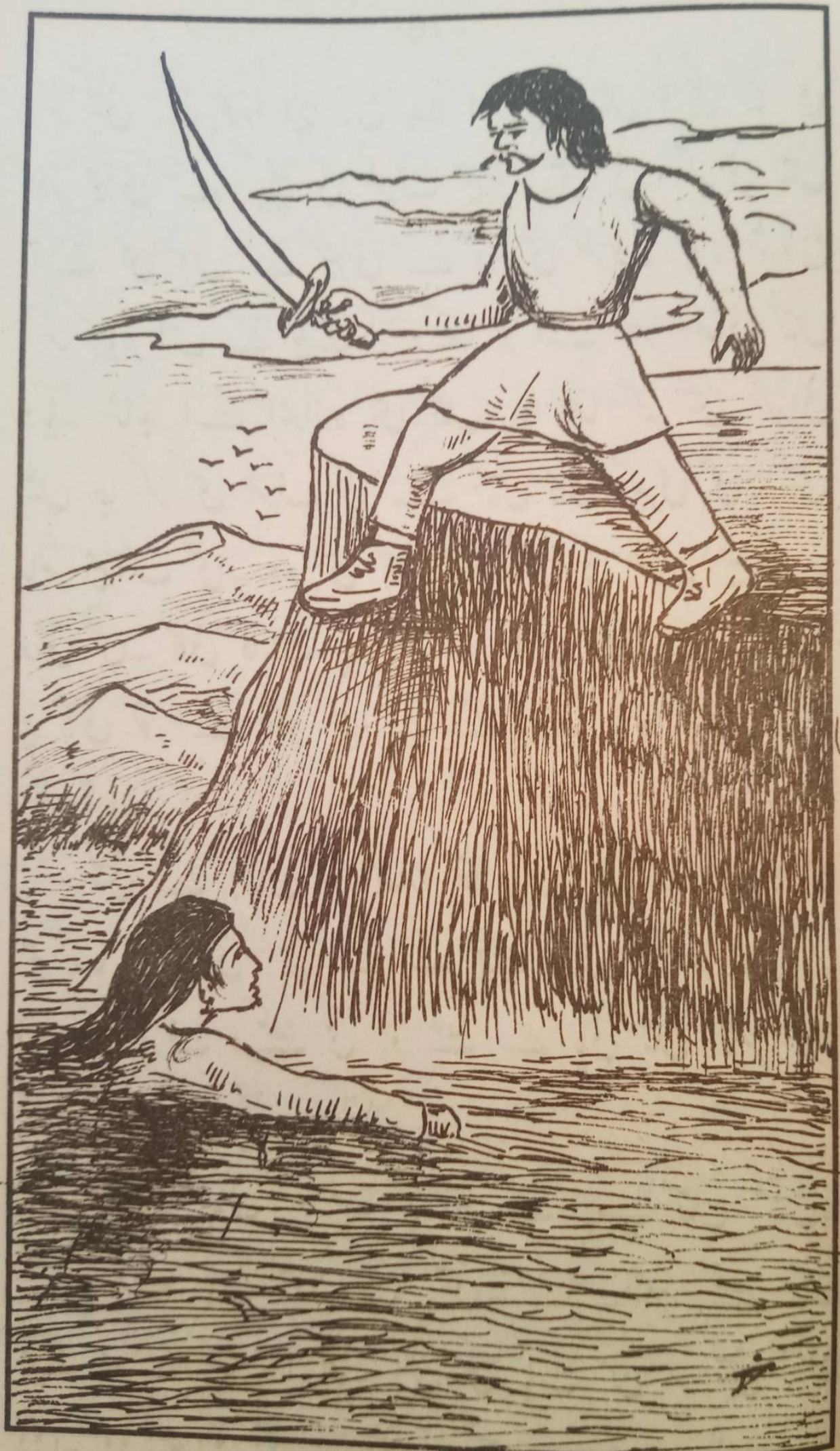
کر کیٹی نے فوراً اپنا رخ بدلا اور پانی میں ڈبکی لگا گئی اور تیزی سے نیچے کی طرف تیرتی چلی گئی۔ گہرائی میں آتے ہی اس نے تیزی سے دوسری طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے جیمز دکھائی نہیں دیا۔ شاید اسے اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ کیٹی گہرائی میں جا کر کسی طرف گئی ہے۔ جھیل کافی گہری تھی۔ کیٹی ماہر تیراک تھی۔ وہ کسی تیز رفتار مچھلی کی طرح تیرتی جا رہی تھی۔ کافی فاصلے پر آکر وہ سانس لینے کے لیے سطح پر آئی تو اسے جیمز کنارے کے قریب ہاتھ پاؤں مارتا نظر آیا۔

کیٹی نے جہاں سر ابھارا تھا وہاں ایک درخت کا تنا تیر رہا تھا۔ کیٹی اس تنے کے پیچھے آگئی اور سر نکال کر جیمز کی طرف دیکھنے لگی جو غصے سے پانی میں ادھر ادھر تلوار مارتا ہوا چیخ رہا تھا۔

"کیٹی۔ کہاں ہو تم۔ تم مجھ سے چھپ نہیں سکتیں۔ جھیل سے باہر نکلو۔ کیٹی کیٹی۔"——جیمز غصے سے چیختے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اس کی بات سن کر کیٹی مسکرا دی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ جیمز یہ نہیں جان سکا تھا کہ وہ

کس طرف گئی ہے۔ کچھ دیر جیمز اسے جھیل میں تلاش کرتا رہا۔ پھر وہ جھیل سے باہر نکل گیا اور ایک چٹان پر جا کر جھیل کی طرف بغور دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر کیٹی نے اپنا سر نیچے کر لیا۔ اب تنے کے پیچھے صرف اس کا منہ اور ناک باہر تھی جس سے وہ سانس لے سکتی تھی۔ مگر وہ جیمز کو نظر نہیں آ سکتی تھی۔

تھوڑی دیر تک وہ اسی طرح چھپی رہی پھر اس نے آہستہ آہستہ پانی سے سر نکالا اور دوبارہ اس طرف دیکھنے لگی جہاں جیمز موجود تھا۔ مگر اب جیمز اسے وہاں نظر نہیں آیا تھا۔

''یہ جیمز کہاں چلا گیا۔'' ـــــــ اس نے حیرت سے کہا اور سر گھما کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔ مگر جیمز وہاں کہیں نہیں تھا۔

''شاید وہ مایوس ہو کر واپس لوٹ گیا ہے۔ وہ یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں جھیل میں ڈوب کر ہلاک ہو گئی ہوں۔'' ـــــــ کیٹی نے سوچا۔ کچھ دیر وہ اسی طرح چاروں طرف دیکھتی رہی۔ پھر وہ جھیل کی دوسری طرف تیرنے لگی۔ اس نے احتیاط سے ایک بار پھر چاروں

طرف دیکھا اور پھر وہ جھیل کے دوسرے کنارے سے باہر نکل گئی۔ اس طرف جھاڑیاں تھیں۔ وہ جھیل سے نکلتے ہی جھاڑیوں کی طرف بڑھی اور پھر ان جھاڑیوں میں چھپ گئی۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں جھاڑیاں ہلنے کی آواز سنائی دی تو وہ بوکھلا کر تیزی سے پلٹی۔

جیمز بے حد غصے میں تھا۔ وہ پانی میں تلوار مار مار کر چیخ رہا تھا۔ کیٹی نے اس کے سامنے پانی میں ڈبکی لگائی تھی اور ابھی تک باہر نہیں نکلی تھی۔ وہ بس کیٹی کو ڈبکی لگاتے دیکھ سکا تھا۔ مگر کیٹی گہرائی میں جا کر کہاں غائب ہو گئی تھی۔ یہ وہ نہیں جانتا تھا۔ ویسے بھی وہ ماہر تیراک نہیں تھا۔ وہ جھیل کی سطح پر بس الٹے سیدھے ہاتھ مار رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں پانی کی سطح پر گردش کر رہی تھیں۔ اس کا خیال تھا کہ کیٹی پانی میں کتنی دیر سانس روکے رہ سکے گی۔ سانس لینے کے لیے اسے سطح پر آنا ہی پڑے گا۔ مگر کیٹی جیسے سانس لینے کے لیے اوپر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"ہونہہ۔ اس لڑکی نے تو مجھے عجیب مصیبت اور پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ میں کب تک اس کے پیچھے ان جنگلوں میں بھاگتا پھروں گا۔" ——— جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جھیل کے کنارے کی طرف تیرنے لگا۔ کنارے پر آکر وہ جھیل سے باہر نکلا اور پھر ایک بڑی اور اونچی چٹان کی طرف بڑھ گیا۔

چٹان پر کھڑے ہو کر وہ ایک بار پھر غور سے جھیل کی طرف دیکھنے لگا۔ جھیل خاصی لمبی چوڑی تھی۔ وہاں خشک پتے اور درختوں کے دو تین تنے بھی تیر رہے تھے۔ جیمز ان تنوں کی طرف بغور دیکھ رہا تھا مگر ان تنوں میں کوئی حرکت نہ تھی۔ اگر کیٹی ان تنوں کی آڑ میں ہوتی تو تنے یقیناً حرکت کرتے نظر آتے۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں اس لڑکی کے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک گیا ہوں۔ وہ ان خطرناک جنگلوں میں ہے۔ میں اسے یہیں چھوڑ جاتا ہوں۔ جب وہ جنگلی درندوں کے ہتھے چڑھے گی تو وہ اسے لمحوں میں چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے۔ مجھے دولت سے زیادہ اپنی زندگی عزیز ہے۔ کیٹی میرے بارے میں سب کچھ جان چکی

ہے۔ میں یہاں سے اپنی کشتی لے جاتا ہوں اور اس کی کشتی جلا دیتا ہوں۔ اس کی کشتی جل گئی تو وہ ان جنگلوں سے کبھی باہر نہیں جا سکے گی۔"۔۔۔۔۔ جیمز نے مسلسل خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ اس نے چند لمحے مزید سوچا اور پھر سر جھٹک کر واپس ہو لیا۔ اس نے کیٹی کی کشتی جلا کر خود وہاں سے نکلنے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ جنگل کے مختلف حصوں سے گزرتا ہوا ساحل کی طرف جا رہا تھا۔ تلوار بدستور اس کے ہاتھ میں تھی۔ جنگل کے جانور ابھی تک اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے تھے۔ مگر ان کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ کب اس کے سامنے آجائیں۔ اس کے پستول کی گولیاں تو پہلے ہی ختم ہو چکی تھیں۔ اب اپنے بچاؤ کے لیے اس کے پاس اس تلوار کے سوا اور کچھ نہیں تھا جو اسے کیٹی سے ملی تھی۔ اس نے گزشتہ رات ایک درخت پر سوتے جاگتے گزاری تھی۔ جنگل میں اسے رس دار پھل بھی مل گئے تھے جنہیں کھا کر اس نے اپنی بھوک مٹا لی تھی۔ وہ تو بس دور سے جھیل کے پانی کی چمک دیکھ کر پانی

پینے اس طرف آگیا تھا کہ اچانک اسے کیٹی چٹانوں کے پیچھے سے نکلتی دکھائی دے گئی۔ کیٹی کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ وہ جھیل کی طرف جا رہی تھی۔ جیمز محتاط ہو کر اس کی طرف بڑا تھا اور پھر جیسے ہی کیٹی تلوار ایک طرف رکھ کر جھیل سے پانی پینے لگی تو اس نے اسے فوراً پانی میں دھکیل دیا۔ لیکن جھیل میں جا کر کیٹی اس طرح غائب ہو جائے گی یہ وہ نہیں جانتا تھا۔ اگر اسے ذرا سا بھی شک ہو تا کہ کیٹی تیرنا جانتی ہے تو وہ اسے کبھی جھیل میں نہ دھکیلتا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ کیٹی جھیل میں جا کر نہ جانے کہاں نکل گئی تھی اور اسے ایک بار پھر کیٹی کو تلاش کرنے کے لیے جنگل کی خاک چھاننا پڑنی تھی۔ یہ اسے منظور نہ تھا۔ اسی لئے اس نے واپس جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

وہ ساحل کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک اسے درختوں کے جھنڈ کے پاس ٹارزن دکھائی دیا جو زمین پر گرا پڑا تھا۔

''ارے۔ یہ ٹارزن۔ اس کی لاش یہاں کیسے آ گئی۔ میں نے تو اسے ساحل پر گولی ماری تھی۔ پھر اس کی

لاش یہاں۔"____جیمز نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ جہاں ٹارزن گرا پڑا تھا۔ وہاں گھاس اُگی ہوئی تھی۔ سامنے کھجوروں کے چند درخت تھے جن کے قریب بڑے بڑے پتھر زمین میں دھنسے دکھائی دے رہے تھے۔

"شاید۔ جنگل کے جانور ٹارزن کی لاش کھانے کے لیے اسے اس طرف گھسیٹ لائے ہوں گے۔"____جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا ٹارزن کے قریب آگیا۔ ٹارزن اوندھے منہ پڑا تھا۔ جیمز نے ٹارزن کو سیدھا کیا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی نظریں ٹارزن کے صاف و شفاف جسم پر جیسے جم سی گئیں۔

"یہ۔ یہ کیا۔ ٹارزن۔ اسے تو میں نے گولی ماری تھی۔ مگر گولی کا زخم اور خون۔"____جیمز نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ٹارزن کے جسم پر واقعی کسی زخم کا کوئی نشان تک نہیں تھا۔ جبکہ جیمز نے اس کے سینے میں گولی لگتے اور اسے خون اگلتے خود دیکھا تھا۔ ٹارزن اس کے سامنے گرا تھا اور چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گیا تھا۔ لیکن اب وہی ٹارزن اس کے سامنے
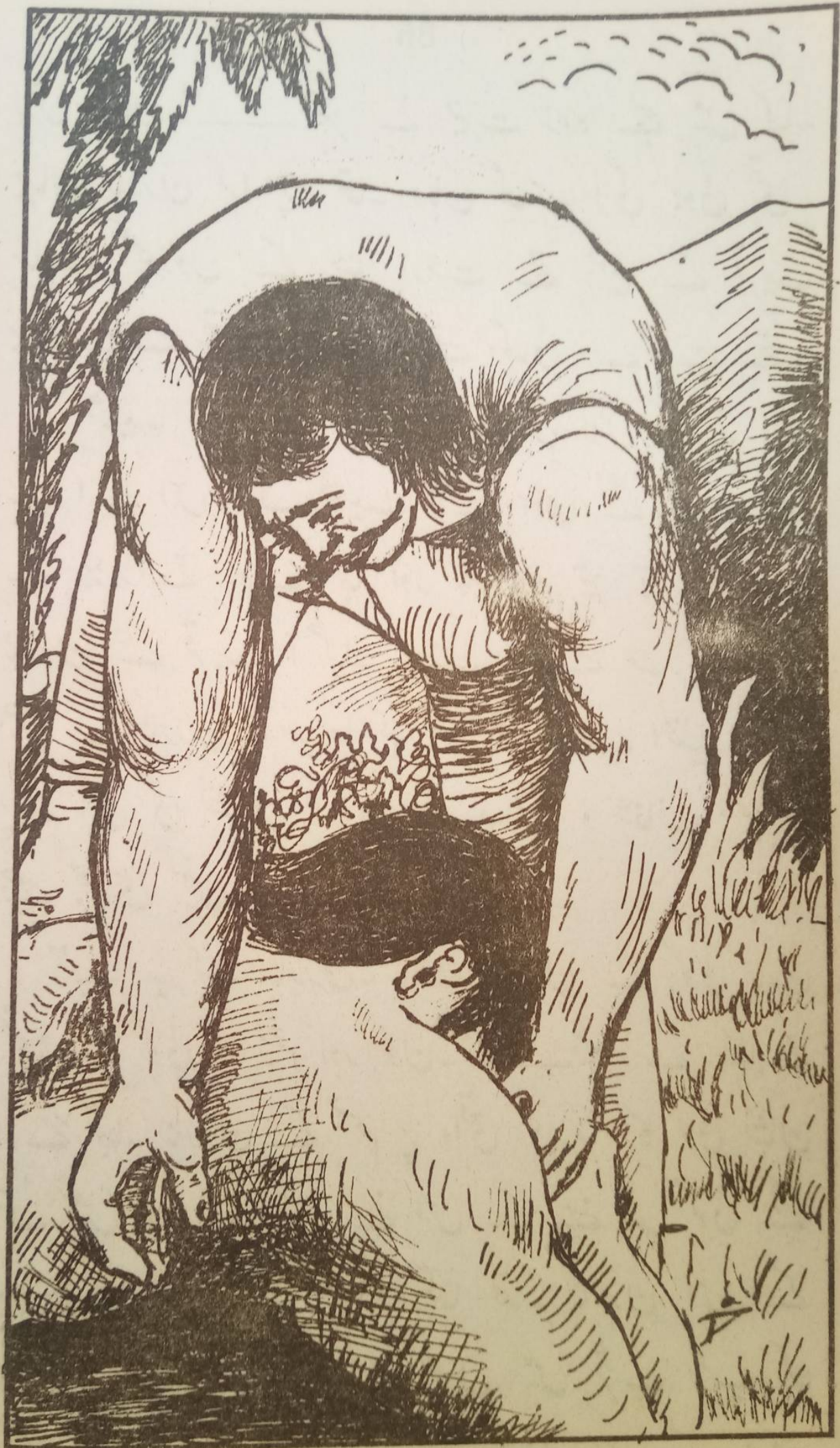
تھا۔ اس کے جسم پر نہ تو خون تھا اور نہ کسی زخم کا نشان۔

''نن۔ نہیں۔ نہیں۔ یہ ٹارزن نہیں ہو سکتا۔ یہ ضرور ٹارزن کا کوئی ہمشکل ہے۔ کسی انسان کا زخم راتوں رات ختم نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ ٹارزن ہے تو پھر خون، اس کا زخم کہاں گیا۔''_____ جیمز نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹارزن کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ٹارزن کا سینہ پھول اور پچک رہا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ زندہ ہے اور باقاعدہ سانس لے رہا ہے۔

''نہیں۔ نہیں۔ میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ یہ ٹارزن ہی ہے۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ میں نے اسے جو گولی ماری تھی اس کا کیا ہوا۔''_____ جیمز نے کہا۔ وہ ڈرتے ڈرتے ٹارزن پر جھکا۔ اس نے ٹارزن کی نبضیں اور اس کے دل کی دھڑکن چیک کی۔ ٹارزن واقعی زندہ تھا۔ مگر وہ بے ہوش تھا۔

''اگر یہ واقعی ٹارزن ہے تو یہ میری زندگی کا حیران کن واقعہ ہے کہ جسے میں نے خود گولی ماری ہو۔ وہ اس طرح زندہ بچ جائے گا اور اس کے جسم پر زخم کا

نشان تک باقی نہیں رہے گا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ اس کے جسم سے زخم کہاں گئے۔ یہ زندہ کیسے بچ گیا اور ساحل سے یہ اٹھ کر یہاں کیسے پہنچ گیا۔''——جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ پھر اسے ایک درخت کے پاس چمڑے کی ایک لمبی پٹی دکھائی دی۔ وہ اٹھا اور تیزی سے اس درخت کے پاس آ گیا۔ اس نے پٹی اٹھائی۔ پٹی خاصی لمبی تھی۔ چمڑے کی یہ پٹی عام طور پر گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کو باندھی جاتی تھی۔ شاید یہ پٹی کسی شکاری یا کسی جنگلی سے گری ہو گی۔ جو بھی تھا بہرحال یہ پٹی جیمز کے لیے کارآمد ہو سکتی تھی۔ وہ پٹی کو لے کر ٹارزن کے پاس آ گیا۔ اس نے پٹی سے پہلے ٹارزن کی ٹانگیں باندھیں۔ پھر ٹارزن کو اوپر اٹھا کر اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کئے اور پٹی اس کے دونوں ہاتھوں پر باندھ دی۔

چمڑے کی پٹی کے دونوں سرے اس نے کھلے چھوڑ دیئے تھے۔ ٹارزن کو باندھ کر اس نے اس پٹی کا سرا

پکڑا اور اسے دائیں طرف ایک درخت سے باندھ دیا۔
اسی طرح اس نے پٹی کا دوسرا سرا دوسری طرف
دوسرے درخت سے باندھ دیا۔ اب اگر ٹارزن کو ہوش
آ جاتا تو آسانی سے اٹھ نہیں سکتا تھا۔

''اب میں اسے ہوش میں لاؤں گا۔ اگر یہ سچ مچ
وہی ٹارزن ہے تو میں اس سے یہ راز ضرور معلوم
کروں گا کہ اس کے پاس ایسی کون سی چیز ہے یا ایسا
کون سا منتر ہے جس سے اس کے جسم پر زخم کا نشان
تک باقی نہیں رہا ہے۔ اگر مجھے اس چیز کا نام یا منتر
مل جائے تو میرے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ میں
یہ راز مہذب دنیا میں لے جاؤں گا اور شدید سے
شدید زخمی انسان کو صرف ایک رات میں ٹھیک کر کے
ہزاروں لاکھوں کماؤں گا۔''۔۔۔۔۔ جیمز نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔ اس نے ایک طرف رکھی ہوئی تلوار اٹھائی
اور ٹارزن کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ وہ ٹارزن کو ہوش
میں لانے کا طریقہ سوچنے لگا۔ ابھی وہ ٹارزن کو ہوش
میں لانے کا طریقہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے ایک طرف
سے کسی شیر کے دھاڑنے کی آواز سنائی دی۔

شیر کی دہاڑ بے حد تیز اور خوفناک تھی۔ آواز زیادہ دور سے نہیں آئی تھی۔ دہاڑ سن کر جیمز کا رنگ اڑ گیا اور وہ بے اختیار اچھل کر ٹارزن سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے اسے شیر کی دہاڑ سنائی دی تھی۔ اسی لمحے شیر ایک بار پھر دہاڑا اور جیمز بوکھلا کر پلٹا اور بجلی کی سی تیزی سے درختوں کے قریب بڑے بڑے پتھروں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

جھاڑیوں کے پیچھے سے اچانک منکو نکل کر سامنے آیا تو اسے دیکھ کر کیٹی کے چہرے پر چھایا ہوا خوف کم ہو گیا۔

"تم یہاں ہو۔ میں کب سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں۔" ـــــ منکو نے اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"تم وہی بندر ہو نا۔ جس نے مجھے پھل دیئے تھے۔ ٹارزن کے دوست۔" ـــــ کیٹی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ڈرو نہیں۔ میں وہی منکو ہوں۔ منکو بہادر۔" ـــــ منکو نے کہا۔

''منکو بہادر۔ کیا یہ تمہارا نام ہے۔''_____ کیٹی نے کہا۔

''ہاں۔ میرا نام منکو ہے اور میں سردار ٹارزن کی طرح بے حد دلیر، نڈر اور بہادر ہوں۔ اس لیے جنگل کے جانور مجھے منکو بہادر کہتے ہیں۔''_____ منکو نے اپنا سینہ پھلاتے ہوئے کہا تو کیٹی کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''سب تمہیں منکو بہادر کہتے ہیں۔ پھر تو مجھے بھی تمہیں منکو بہادر ہی کہنا پڑے گا۔''_____ کیٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ منکو کو دیکھ کر اس کا خوف کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔

''ہاں ہاں۔ کہہ لینا۔ مگر تم یہاں کیوں چھپی ہوئی ہو۔''_____ منکو نے کہا۔

''میں جیمز کے خوف سے چھپی ہوئی ہوں منکو بہادر۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے جھیل کے اس طرف تھا۔ اس نے اچانک میرے پیچھے آ کر مجھے جھیل میں دھکا دے دیا تھا۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ مجھے تیرنا آتا تھا۔ میں فوراً جھیل کی گہرائی میں اتر گئی اور پھر

تیرتی ہوئی اس طرف آ گئی۔ وہ شاید یہیں کہیں ہے۔ اسی لئے میں یہاں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔"۔۔۔۔۔۔ کیٹی نے کہا۔

"اوہ۔ اگر وہ یہیں کہیں ہے تو وہ آج میرے ہاتھوں سے زندہ بچ کر نہیں جائے گا۔ اس نے سردار ٹارزن کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور سردار کا دشمن میرا دشمن ہے اور میں اپنے دشمن کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ میں ابھی جا کر اس کو ہلاک کر دوں گا۔" منکو نے جیمز کا سن کر بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

"اس کے پاس تلوار ہے منکو بہادر۔"۔۔۔۔۔۔ کیٹی نے کہا تو منکو رک گیا اور پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تلوار۔ اس کے پاس تلوار کہاں سے آ گئی۔" منکو نے کہا تو کیٹی نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ یہ سن کر کہ جیمز نے ٹارزن کی جھونپڑی کو آگ لگا دی تھی۔ منکو غصے سے اور زیادہ بپھر گیا۔

"ہونہہ۔ تو ہماری جھونپڑی کو بھی اسی بدبخت نے

جلایا ہے۔ اب تو وہ کسی بھی صورت میں نہیں بچے گا۔ تم یہیں رکو۔ میں دیکھتا ہوں وہ کتنا بہادر ہے۔''منکو نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے جھیل کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے جھیل کے کناروں اور اردگرد دیکھا مگر اسے جیمز کہیں دکھائی نہیں دیا۔ پھر اس نے جھیل کے اردگرد موجود جانوروں سے پوچھا تو انہوں نے اسے بتایا کہ لمبے بالوں اور مونچھوں والا آدمی جس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ وہ ساحل کی طرف جانے والے راستے کی طرف گیا ہے۔ منکو کچھ سوچ کر مڑا اور بھاگتا ہوا واپس کیٹی کی طرف آ گیا۔

''کیا ہوا۔ جیمز ملا۔''____ کیٹی نے اسے واپس آتے دیکھ کر پوچھا۔

''نہیں۔ جانوروں نے بتایا ہے کہ وہ ساحل کی طرف گیا ہے۔ تم آؤ میرے ساتھ۔ ہم دونوں ساحل کی طرف چلتے ہیں۔ وہ جہاں بھی ہو گا۔ ہو سکتا ہے تمہیں دیکھ کر وہ سامنے آجائے۔ جیسے ہی وہ سامنے آئے گا میں فوراً اس پر حملہ کر دوں گا۔''____ منکو نے کہا۔

''نہیں منکو بہادر۔ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ وہ بڑا ظالم انسان ہے۔ اگر میں اس کے سامنے گئی تو وہ مجھے فوراً ہلاک کر دے گا۔'' ـــــ کیٹی نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

''تم گھبراؤ نہیں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں منکو بہادر اسے سامنے لانے کے لیے تمہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''نہیں منکو۔ میں اس سے بہت ڈرتی ہوں۔ تم خود چلے جاؤ۔ وہ جن جن راستوں سے جائے گا جانور تمہیں بتا دیں گے۔ میں تمہارے ساتھ جا کر اپنی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔'' ـــــ کیٹی نے کہا۔

''بڑی بزدل لڑکی ہو تم۔ اس ظالم نے تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہارے بھائی، بہن کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس ظالم اور سفاک قاتل سے تم بدلہ لینے، اس کا سامنا کرنے کے بجائے کسی بکری کی طرح ڈر رہی ہو۔ حیرت ہے۔ میں نے تو سنا تھا کہ مہذب دنیا کے لوگ بے حد بہادر ہوتے ہیں۔'' ـــــ منکو نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''تم کچھ بھی کہو منکو۔ مگر میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔'' ____ کیٹی نے کہا۔

''میرے جانے کے بعد اگر وہ جھاڑیوں سے نکل کر پھر تمہارے سامنے آ گیا تو۔'' ____ منکو نے اسے گھورتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تو میں بھاگ کر دوبارہ جھیل میں کود جاؤں گی۔'' کیٹی نے فوراً کہا۔

''بزدل کہیں کی۔ ٹھیک ہے۔ پڑی رہو یہاں مجھے کیا۔ مگر اتنا یاد رکھو جو موت سے جتنا ڈرتا ہے، موت اتنی ہی اس کے قریب آتی ہے۔ تم یہاں قاتل سے بچنے کے لیے چھپ تو گئی ہو۔ مگر تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ان جھاڑیوں میں کٹکالا ناگ رہتے ہیں جو دھاگے کی طرح باریک اور انتہائی زہریلے ہیں۔'' منکو نے کہا۔

''کٹکالا ناگ۔'' ____ کیٹی نے خوف زدہ ہو کر کہا اور پھر بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور گھبرائی ہوئی نظروں سے جھاڑیوں کو دیکھنے لگی۔

''ہاں۔ کٹکالا ناگ۔ ان میں سے کسی ایک ناگ نے بھی تمہیں کاٹ لیا تو تم دوسرا سانس نہیں لے سکو گی اور تمہارا جسم چند ہی لمحوں میں موم کی طرح پگھل جائے گا۔''_____ منکو نے کہا تو کیٹی کے چہرے پر زردی سی چھا گئی۔ وہ واقعی بے حد کمزور دل اور بزدل لڑکی تھی۔ ذرا ذرا سی بات پر گھبرانے اور خوفزدہ ہونے کے سوا جیسے اسے کچھ آتا ہی نہیں تھا۔

''تت۔ تت۔ تم سچ کہہ رہے ہو۔''_____ کیٹی نے منکو کی طرف دیکھ کر ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ دیکھو۔ وہ سامنے جھاڑی پر سبز رنگ کا لمبا سا دھاگہ جو حرکت کر رہا ہے۔ وہ دھاگہ نہیں کٹکالا ناگ ہے۔ ان جنگلوں کا سب سے بڑا اور انتہائی زہریلا ناگ۔''_____ منکو نے انگلی سے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کیٹی نے گھبرا کر ادھر دیکھا تو اسے واقعی ایک جھاڑی پر سبز رنگ کا ایک باریک سا ناگ حرکت کرتا نظر آیا۔ جو بالکل دھاگے جیسا تھا۔ وہ بے حد لمبا تھا اور اس کا سر سرخ تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ جلدی چلو۔ وہ ہماری طرف آ رہا ہے۔

چلو۔ چلو۔"____ کیٹی نے بوکھلا کر کہا اور اچھل کر جھاڑیوں سے باہر آ گئی اور پھر جھیل کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ اسے جھاڑیوں سے نکل کر بھاگتے دیکھ کر منکو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے جان بوجھ کر کیٹی کو کٹکالا ناگ سے ڈرایا تھا۔ حالانکہ کٹکالا ناگ نہ ہی زہریلے تھے اور نہ خطرناک۔ وہ سبزہ کھاتے تھے اور ایسی ہی جھاڑیوں پر پلتے بڑھتے تھے۔

کیٹی کو بھاگتے دیکھ کر منکو بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ جھیل والے علاقے سے نکل کر دوسری طرف آ گئے۔

"اس طرف چلو۔ یہ راستہ ساحل سمندر کی طرف جاتا ہے۔"____ منکو نے کہا تو کیٹی نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ ایک طرف بنے ہوئے پگڈنڈی جیسے راستے پر چلنے لگی۔ وہ بے حد خوفزدہ تھی اور ڈری ڈری نظروں سے دائیں بائیں جھاڑیوں اور درختوں کو دیکھتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی جیسے اسے ڈر ہو کہ جیمز اچانک تلوار لے کر اس کے سامنے آ جائے گا۔

ابھی وہ ان راستوں پر چلتے ہوئے تھوڑی ہی دور

گئے تھے کہ اچانک ایک طرف سے انہیں کسی شیر کے دہاڑنے کی آواز سنائی دی۔ دہاڑ سن کر کیٹی یکلخت رک گئی۔

"یہ شیر کی دہاڑ ہے نا۔" ــــــ کیٹی نے منکو کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ جنگلی چوہا دہاڑا تھا۔" ــــــ منکو نے منہ بنا کر۔ کہا۔

"جنگلی چوہا۔ کیا مطلب۔ جنگلی چوہے بھلا شیر کی طرح کیسے دہاڑ سکتے ہیں۔" ــــــ کیٹی نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں دہاڑ سکتے نا۔ تو بس یہ شیر ہی دہاڑا تھا اور جنگلوں میں شیر ایسے ہی دہاڑتے ہیں۔" ــــــ منکو نے کہا۔

"اس کی آواز نزدیک سے ہی آئی ہے۔ کہیں وہ خونخوار تو نہیں ہے۔" ــــــ کیٹی نے کہا۔

"شیر خونخوار ہی ہوتے ہیں۔ مگر یہ ٹارزن کا جنگل ہے۔ سردار ٹارزن کا۔ اس کی اجازت کے بغیر شیر جنگل کے کسی جانور کو نہیں مار سکتا۔ تم بے فکر رہو۔ شیر اس

طرف نہیں آئے گا۔ اگر وہ آ بھی گیا تو تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ تم آگے بڑھتی رہو۔'' ـــــ منکو نے ناگوار لہجے میں کہا۔ اسے کیٹی کا یہ بزدل پن دیکھ کر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ کیٹی کل بھی خوفزدہ تھی مگر آج وہ کچھ زیادہ ہی ڈری ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ شاید جیمز نے اسے جھیل میں گرا کر اور اس کے سامنے آ کر اس کے حوصلے پست کر دیئے تھے۔ اسی لمحے شیر ایک بار پھر دہاڑا تو کیٹی بری طرح سے اچھلی اور خوفزدہ ہو کر ایک طرف بھاگنے لگی۔

''ارے۔ ارے۔ کہاں جا رہی ہو۔ رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔'' ـــــ منکو نے اسے بھاگتے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ کیونکہ کیٹی سامنے جانے کے بجائے دائیں طرف مڑ کر بھاگ رہی تھی۔

''کیٹی۔ رک جاؤ۔ میری بات سنو۔ ارے اس طرف مت جاؤ۔ اس طرف گڑھے ہیں۔ گر کر زخمی ہو جاؤ گی۔ کیٹی۔'' ـــــ منکو نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے زور زور سے چیختے ہوئے کہا مگر کیٹی جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہی تھی۔ وہ جھاڑیوں کو پھلانگتی جا رہی تھی

اور پھر اچانک منکو نے اسے جھاڑیوں کے پیچھے غڑاپ
سے غائب ہوتے دیکھا۔ دوسرے لمحے فضا کیٹی کی تیز
اور ڈوبتی ہوئی چیخوں سے گونج اٹھی۔

جیمز ایک بڑے درخت کے عقب میں چھپ کر خوف بھری نظروں سے اس طرف دیکھ رہا تھا۔ جس طرف سے اسے شیر کے دھاڑنے کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ وہ کافی دیر تک وہیں رکا رہا۔ مگر اسے شیر دکھائی نہیں دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے شیر کی دور سے دہاڑ سنائی دی تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور درخت کی آڑ سے نکل آیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ شیر دوسری طرف چلا گیا ہے۔

درخت کی آڑ سے نکل کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ایک بار پھر ٹارزن کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے اچانک اسے ایک تیز چیخ سنائی دی۔ چیخ سن کر وہ

بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیٹی۔ یہ تو کیٹی کی آواز ہے۔'' ـــــــــ اس نے کہا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کیٹی نے کسی اونچی جگہ سے چھلانگ لگاتے ہوئے زور دار چیخ ماری ہو۔ ایک لمحے کے لیے اس نے کچھ سوچا۔ پھر اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹارزن کی نبضیں چیک کیں۔ ٹارزن بدستور بے ہوش تھا۔ اس کے جلد ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہ تھا۔

''لگتا ہے۔ کیٹی بھاگتی ہوئی کسی گڑھے میں گر گئی ہے۔ موقع اچھا ہے۔ اگر وہ کسی گڑھے میں ہوئی تو مجھے اس سے بات کرنے کا ایک موقع اور مل جائے گا۔ اگر وہ مان گئی تو ٹھیک ہے ورنہ میں پتھر مار مار کر اسے گڑھے میں ہی ہلاک کر دوں گا۔'' ـــــــــ جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف بھاگنے لگا جس طرف سے اسے کیٹی کی چیخ سنائی دی تھی۔

تھوڑی دور بھاگنے کے بعد اسے جھاڑیاں دکھائی دیں۔ وہ رکا اور پھر ان جھاڑیوں کو غور سے دیکھتا ہوا

احتیاط سے آگے بڑھنے لگا۔ اسے شک تھا کہ ان جھاڑیوں میں یا ان کے اردگرد گڑھے ہو سکتے ہیں۔ ایسا نہ ہو وہ اندھا دھند بھاگتا رہے اور بھاگتے بھاگتے اچانک اس کے سامنے کوئی گڑھا آجائے اور تیز رفتاری سے وہ خود کو نہ روک سکے اور سیدھا اس گڑھے میں جا گرے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اچانک ایک جھاڑی کی اوٹ سے ایک بندر نکلا اور اس نے بری طرح سے خوخیاتے ہوئے اس پر حملہ کر دیا۔ جیمز نے بندر کو اپنی طرف چھلانگ لگاتے دیکھا تو وہ فوراً جھک گیا۔ بندر اونچی چھلانگ لگانے کی وجہ سے اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ جیمز تیزی سے اس کی طرف مڑا تو بندر سرخ سرخ خونخوار نظروں سے اسے گھورنے لگا۔

''اوہ۔ یہ تو وہی بندر ہے جسے میں نے کیٹی کے ساتھ دیکھا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ کیٹی یہیں کہیں ہے۔'' ـــــ جیمز نے کہا۔ بندر نوکیلے دانت نکالے اس پر غرا رہا تھا۔ جیمز نے فوراً تلوار دونوں ہاتھوں سے پکڑ لی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اب اگر بندر نے اس پر

چھلانگ لگائی تو وہ تلوار مار کر فضا میں ہی اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔

"آؤ۔ آؤ۔ رک کیوں گئے ہو۔ آؤ۔ کرو حملہ مجھ پر۔" ——— جیمز نے اسے چمکارتے ہوئے کہا تو منکو غضبناک انداز میں اس پر غرانے لگا۔

"کیوں۔ اس تلوار سے ڈر لگ رہا ہے۔ آؤ۔ حملہ کرو تاکہ میں تمہارے دو ٹکڑے کر دوں۔" ——— جیمز نے پھر کہا تو منکو جیسے تلملا کر رہ گیا۔

"ہونہہ۔ تم کیا مجھ پر حملہ کرو گے۔ رکو۔ میں تمہاری طرف آتا ہوں۔" ——— جیمز نے کہا اور تلوار لے کر منکو کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر منکو قدم بہ قدم پیچھے ہٹنے لگا۔ وہ جیمز پر بدستور غرا رہا تھا اور جیمز تلوار لئے جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اسی لمحے منکو نے ایک جھاڑی کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔

بندر کو جھاڑیوں کے پیچھے جاتے دیکھ کر جیمز بھاگ کر وہاں آ گیا اور پھر وہ تلوار مار مار کر ان جھاڑیوں کو کاٹنے لگا۔ بندر شاید آگے بھاگا جا رہا تھا کیونکہ جیمز

آگے مسلسل جھاڑیوں کو ہلتا دیکھ رہا تھا۔

''رک جاؤ۔ کہاں جا رہے ہو بندر کی اولاد۔'' جیمز نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے جھاڑیوں میں بھاگتے ہوئے بندر کو ڈھونڈ رہا تھا۔ پھر اچانک اس نے اس بندر کو ایک جھاڑی کے عقب سے نکل کر ایک طرف کودتے دیکھا۔ بندر دوسری طرف جھاڑیوں میں گھس گیا تھا۔ جیمز تیزی سے اس طرف بڑھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا۔ بندر نے جس جھاڑی کے اوپر سے چھلانگ لگائی تھی وہ خار دار جھاڑیاں تھیں۔ جیمز نے بھی بھاگتے بھاگتے چھلانگ لگانا چاہی مگر پھر رک گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان جھاڑیوں کی دوسری طرف کوئی گڑھا ہے۔

جیمز نے ایک لمحہ رک کر اپنا رخ بدلا اور کانٹوں والی جھاڑیوں کے دوسری طرف سے نکل کر اس طرف آیا تو ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ اس طرف ایک کنواں تھا۔ کنویں کی منڈیر زیادہ اونچی نہیں تھی اور وہ جھاڑیوں میں چھپی ہوئی تھی۔ جیمز نے آگے بڑھ کر کنویں میں جھانکا تو خوف سے

کانپ کر رہ گیا۔ کنواں کافی گہرا تھا۔ نیچے تاریکی تھی۔ اگر بھاگتے بھاگتے وہ بر وقت نہ رک جاتا تو اس کی چھلانگ اسے سیدھا اسی کنویں میں لے جاتی اور وہ کنویں میں گر کر نہ جانے کس قدر گہرائی میں جا پڑتا۔

''ہونہہ۔ تو وہ چالاک بندر جان بوجھ کر مجھے اپنے پیچھے بھگا رہا تھا تاکہ بھاگتے بھاگتے میں چھلانگ لگاتا اور سیدھا اس کنویں میں جا گرتا۔'' ــــــ جیمز نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے سامنے دوسری طرف وہی بندر دوسری جھاڑیوں میں چھپا دکھائی دیا۔ وہ اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ جیمز غصے سے اس کی طرف بڑھا تو بندر نے بوکھلا کر دوسری طرف دوڑ لگا دی اور دوڑتے دوڑتے تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اسے درخت پر چڑھتے دیکھ کر جیمز رک گیا اور غصے سے سر جھٹکنے لگا۔ سامنے درختوں کی قطاریں تھیں۔ بندر درختوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا کہیں بھی جا سکتا تھا اور اب جیمز کا اس کے پیچھے جانا بے کار تھا۔

''بھاگ گیا بدبخت۔'' ــــــ جیمز نے کہا۔ چند لمحے

وہ درختوں پر اس بندر کو چھلانگیں لگاتے دیکھتا رہا۔ پھر وہ غصے سے سر جھٹکتا ہوا مڑا اور جھاڑیوں سے بچتا ہوا اس طرف جانے لگا جہاں سے وہ آیا تھا۔

وہ کافی دیر تک جھاڑیوں کے پیچھے ایسے ہی کسی کنویں یا گڑھے کو تلاش کرتا رہا۔ جس میں اس کے خیال کے مطابق کیٹی گری تھی۔ مگر اب وہ تقریباً راستہ بھول چکا تھا۔ اس نے غصے سے جھاڑیوں کو تلوار مارنا شروع کر دی اور پھر مڑ کر اس طرف ہو لیا جس طرف اس نے ٹارزن کو باندھ رکھا تھا۔

منکو نے جیمز کو دھوکہ دینے کی بے حد کوشش کی تھی۔ وہ جان بوجھ کر اسے اپنے پیچھے بھگا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ دائیں طرف جھاڑیوں کے پیچھے ایک پرانا، خشک اور گہرا کنواں ہے۔ وہ جیمز کو دھوکے سے اس کنویں میں گرانا چاہتا تھا۔ خار دار جھاڑیاں دیکھتے ہی اس نے لمبی چھلانگ لگائی اور ان جھاڑیوں اور کنویں کے اوپر سے ہوتا ہوا وہ دوسری طرف آ گیا اور تیزی سے سامنے دوسری جھاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا خیال تھا کہ جس تیزی سے جیمز اس کے پیچھے بھاگا چلا آ رہا ہے۔ اس نے اسے یقیناً چھلانگ لگاتے دیکھ لیا ہو گا اور خاردار جھاڑیاں دیکھ کر وہ بھی

یقیناً اس کی طرح چھلانگ لگانے کی کوشش کرے گا اور
اس کی یہ کوشش اسے سیدھی اس کنویں میں لے جائے
گی۔ جس میں گر کر وہ ہلاک ہو جائے گا کیونکہ نیچے
ٹھوس اور نوکیلے پتھر تھے۔ مگر اس نے اچانک جیمز کو
ان جھاڑیوں کے پاس آکر رکتے دیکھا تو اس نے بے
اختیار جبڑے بھینچ لئے۔ پھر جیمز خاردار جھاڑیوں سے
بچتا ہوا کنویں کی طرف آ گیا۔ کنواں دیکھ کر وہ شاید
سب کچھ سمجھ گیا تھا۔ وہ اچانک منکو کی طرف غضبناک
نظروں سے دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے منکو
کی طرف بڑھا تو منکو نے فوراً مڑ کر درختوں کی طرف
دوڑ لگا دی۔ دوڑتے دوڑتے وہ ایک درخت پر چڑھ گیا
اور پھر وہ درختوں پر کودتا ہوا کافی آگے نکل گیا۔ آگے
جا کر وہ رکا اور درختوں پر گھومتا ہوا واپس اس جگہ
آ گیا جہاں اس نے جیمز کو چھوڑا تھا۔ جیمز جھاڑیوں
میں کچھ تلاش کر رہا تھا۔ منکو کو یقین تھا کہ جیمز اس
طرف کیٹی کی چیخ سن کر آیا ہو گا اور وہ اسے ان
جھاڑیوں میں تلاش کر رہا ہے۔ کافی دیر تک وہ
جھاڑیوں میں تلوار مارتا رہا۔ پھر غصے سے وہ ایک طرف

چلا گیا۔ جب وہ کافی دور چلا گیا تو منکو فوراً درخت سے نیچے آ گیا۔

نیچے آ کر وہ جھاڑیوں کو پھلانگتا ہوا کچھ دور اس جگہ پہنچ گیا جہاں کیٹی نے اس کے سامنے چھلانگ لگائی تھی اور غائب ہو گئی تھی۔ اس طرف ایک گڑھا تھا۔ کیٹی چھلانگ لگا کر سیدھی اس میں جا گری تھی اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ گڑھا زیادہ گہرا تو نہیں تھا۔ مگر کیٹی خود اس گڑھے سے باہر نہیں آ سکتی تھی۔ گڑھے میں خاصی خشک جھاڑیاں تھیں۔ ان جھاڑیوں پر گر کر وہ زخمی ہونے سے تو بچ گئی تھی مگر گڑھے سے نکلنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔ وہ گڑھے کی دیوار سے کمر لگائے پریشان حال میں کھڑی تھی۔

''منکو۔ مجھے اس گڑھے سے نکالو۔''_____ کیٹی نے گڑھے کے کنارے پر منکو کو دیکھتے ہی کہا۔

''اچھا ہوا کیٹی جو تم نے گڑھے میں گر کر کسی کو مدد کے لیے آوازیں نہیں دیں۔ تمہارا دشمن تمہاری چیخ سن کر اس طرف آ گیا تھا۔ وہ تمہیں ہر طرف تلاش کر رہا

تھا۔''_____ منکو نے کہا اور پھر وہ اسے تفصیل بتانے لگا۔

''مجھے بھی اس کے آنے کا خدشہ تھا۔ اسی لئے میں نے کسی کو آواز نہیں دی تھی۔''_____ کیٹی نے کہا۔

''بہرحال۔ وہ زیادہ دور نہیں گیا ہے۔ تم جلدی سے باہر آجاؤ۔ ایسا نہ ہو وہ پھر یہاں آجائے۔ وہ تو واقعی تمہیں ہلاک کرنے کے لیے پاگل ہو رہا ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں سفاکی اور بلا کی نفرت دیکھی تھی۔'' منکو نے کہا۔

''اسی لئے تو میں اس سے ڈرتی ہوں۔ وہ ایک ظالم اور خطرناک انسان ہے۔''_____ کیٹی نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ تم رکو۔ میں بیل لاتا ہوں۔ بیل میں نیچے لٹکاؤں گا تو تم اسے پکڑ کر اوپر آجانا۔''_____ منکو نے کہا تو کیٹی نے اثبات میں سر ہلادیا۔ منکو مڑا اور اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف لمبی لمبی اور نرم شاخوں والے درخت تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک لمبی اور مضبوط شاخ لے آیا۔ اس نے شاخ نیچے لٹکائی اور باقی

شاخ اس نے کانٹوں والی سخت جھاڑیوں کے گرد گھما کر باندھ دی۔ کیٹی نے شاخ پکڑی اور گڑھے سے نکل کر باہر آ گئی۔

''شکر ہے گڑھا زیادہ گہرا نہیں تھا۔ نیچے خشک جھاڑیاں اور گھاس پھونس تھی۔ اگر اس گڑھے میں جھاڑیاں اور گھاس پھونس نہ ہوتی تو نہ جانے میرا کیا حشر ہو گیا ہوتا۔''____ کیٹی نے گڑھے میں جھانک کر خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

''تم اپنی غلطی سے ہی اس گڑھے میں گری تھیں۔ میں نے تو تمہیں رکنے کے لیے بہت آوازیں دی تھیں۔ مگر تم خوفزدہ ہو کر پاگلوں کی طرح بھاگی ہی چلی جا رہی تھی۔''____ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

''اب نہیں بھاگوں گی۔ تم بتاؤ۔ اب کیا کرنا ہے۔ اب جیسا تم کہو گے میں ویسا ہی کروں گی۔''____ کیٹی نے کہا۔

''شاباش۔ یہ ہوئی نا بہادروں والی بات۔ آؤ میرے ساتھ۔ دیکھتے ہیں جیمز کہاں ہے۔ اب اسے ہلاک کرنے کا میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا ہے۔''

منکو نے کہا۔

''کیسا خیال۔''____ کیٹی نے پوچھا۔

''اب تک سردار ٹارزن کی وجہ سے جنگل کے کسی جانور نے سوائے میرے اس کا سامنا نہیں کیا ہے۔ میں جنگل کے جانوروں کو اس کے پیچھے لگا دیتا ہوں۔ میرے حکم سے وہ اسے لمحوں میں چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے۔''____ منکو نے کہا۔

''اوہ۔ بہت خوب۔ یہ زبردست ترکیب ہے۔ جاؤ جلدی جاؤ اور جنگل کے جتنے درندے ہیں ان سب کو اس کے پیچھے لگا دو۔ اس جیسے شیطان قاتل کا زندہ رہنا غلط ہو گا۔ بہت غلط۔''____ کیٹی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''آؤ۔ میرے ساتھ آؤ۔ دیکھنا کس طرح جانور اس منکو بہادر کا کہا مانتے ہیں۔''____ منکو نے فخر سے سینہ پھلاتے ہوئے کہا تو کیٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ منکو ایک طرف چل پڑا تو کیٹی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

''وہ درندے مجھے تو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے نا۔''____ چلتے چلتے کیٹی نے منکو سے مخاطب ہو کر

پوچھا۔

”بے فکر رہو۔ تم منکو بہادر کے ساتھ ہو۔ تمہیں یہاں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔“ ـــــ منکو نے مسکرا کر کہا۔

”پھر ٹھیک ہے۔“ ـــــ کیٹی نے کہا۔ کافی دیر چلتے رہنے کے بعد وہ ایک کھلے علاقے میں پہنچ گئے۔ سامنے کھجوروں کے چند درخت تھے۔ ان درختوں کے پاس زمین میں دو بڑے بڑے پتھر دھنسے ہوئے تھے۔ منکو نے آگے جا کر چھلانگ لگائی اور ایک پتھر پر چڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ پتھر پر آیا۔ اچانک اس کی نظر سامنے چمڑے کی پٹیوں سے بندھے ہوئے ٹارزن پر پڑی تو منکو ٹھٹھک کر رک گیا۔ ٹارزن بیٹھا ہوا تھا اور حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے کیٹی بھی اس پتھر پر آ گئی۔ ابھی وہ پتھر پر چڑھی ہی تھی کہ اچانک انہیں دائیں طرف سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے پلٹے اور پھر ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔ اس طرف سے جیمز تلوار اٹھائے تیزی سے بھاگا چلا آ رہا تھا۔

جیمز واقعی راستہ بھٹک چکا تھا۔ وہ تلوار لئے بڑی دیر سے ادھر اُدھر گھوم رہا تھا مگر اسے وہ جگہ مل ہی نہیں رہی تھی جہاں وہ ٹارزن کو باندھ کر آیا تھا۔

"ہونہہ۔ مجھے ٹارزن ہی نہیں مل رہا تو میں ساحل سمندر تک کس طرح جاؤں گا۔"——جیمز نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ درختوں اور جھاڑیوں کے گرد گھومتا ہوا کہیں سے کہیں چلا گیا تھا۔ مگر اسے کھجوروں والے درخت اور زمین میں دھنسے ہوئے دو بڑے پتھر کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

منکو نے جس طرح اسے اپنے پیچھے بھگا کر دھوکے سے کنویں میں گرانے کی کوشش کی تھی۔ وہ اب اور

زیادہ محتاط ہو گیا تھا۔ جھاڑیوں میں چلتے ہوئے وہ اس بات کا خیال رکھ رہا تھا کہ وہاں کوئی گڑھا یا اندھا کنواں نہ ہو اور اس کی ذرا سی بے احتیاطی اسے لے ڈوبے۔

گھنے درختوں اور جھاڑیوں والے علاقے سے نکل کر جیسے ہی وہ دوسری طرف آیا۔ اسے سامنے وہی میدان اور میدان کے دوسری طرف کھجوروں کے درخت دکھائی دیئے۔ کھجوروں کے درختوں کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ وہ تیزی سے اُن درختوں کی طرف بھاگنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ان درختوں کے قریب پہنچ گیا اور پھر وہ خاردار جھاڑیوں کے پیچھے سے گھوم کر جیسے ہی دوسری طرف آیا تو اسے زمین میں دبے ہوئے وہ دو پتھر بھی دکھائی دے گئے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اسی لمحے اس نے ایک پتھر پر اسی بندر کو اچھل کر آتے دیکھا جس نے اسے کنویں میں گرانے کی کوشش کی تھی۔ بندر کو دیکھ کر جیمز یکلخت ٹھٹھک گیا۔ اس نے نظریں گھمائیں تو اسے ٹارزن بیٹھا دکھائی دیا۔ جسے شاید وقت سے پہلے ہی ہوش آ گیا تھا۔ ابھی جیمز ٹارزن کی

طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے اسی پتھر پر کیٹی چڑھتی دکھائی دی جس پر بندر موجود تھا۔ کیٹی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آ گئی۔

''میرے دونوں دشمن ایک ہی جگہ ہیں۔ بہت خوب۔ اب دیکھتا ہوں۔ یہ کس طرح میرے ہاتھوں — بچتے ہیں۔''—— جیمز نے کہا۔ وہ پہلے جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھا اور پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور تلوار لے کر ان دونوں کی طرف بھاگنے لگا۔ بندر اور کیٹی نے اس کی چیخ سنی تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جیمز چھلانگیں مارتا ہوا آناً فاناً ان تک پہنچ گیا تھا۔ پتھر کے قریب آتے ہی اس نے چھلانگ لگائی اور پتھر پر چڑھ گیا۔ اسی لمحے پتھر پر موجود بندر نے غراتے ہوئے اس پر چھلانگ لگائی مگر جیمز نے لات گھما کر اس کے پہلو میں مار دی۔ منکو کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دور جا گرا۔ ادھر جیمز کو دیکھتے ہی کیٹی نے دوسری طرف چھلانگ لگا کر بھاگنا چاہا مگر جیمز نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے قریب جا کر اسے سر کے بالوں سے پکڑ لیا اور تلوار

اس کی گردن پر رکھ دی۔ کیٹی کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

''خبردار۔ اب اگر کوئی حرکت کی تو گردن کاٹ دوں گا۔''۔۔۔۔۔ جیمز نے اس کے سر کے بالوں کو زوردار جھٹکا دیتے ہوئے کہا تو کیٹی کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔

''جیمز۔''۔۔۔۔۔ اچانک جیمز نے ٹارزن کی دہاڑتی ہوئی آواز سنی۔ جیمز کیٹی کے ساتھ گھوما تو ٹارزن خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔ وہ جھٹکے دے کر بندھی ہوئی چمڑے کی پیٹی توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''خبردار ٹارزن۔ وہیں رک جاؤ۔ اگر تم نے آزاد ہونے کی کوشش کی تو میں تمہاری نظروں کے سامنے اس لڑکی کی گردن کاٹ دوں گا۔ تم اس کے ہمدرد ہو نا۔ اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو جس حالت میں ہو اسی حالت میں بیٹھے رہو۔''۔۔۔۔۔ جیمز نے چیختے ہوئے کہا اور ٹارزن نے پٹی توڑنے کی جدوجہد ختم کر دی اور اس کی طرف خونی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''چلو۔ ٹارزن کی طرف چلو۔ مجھے اس سے کچھ
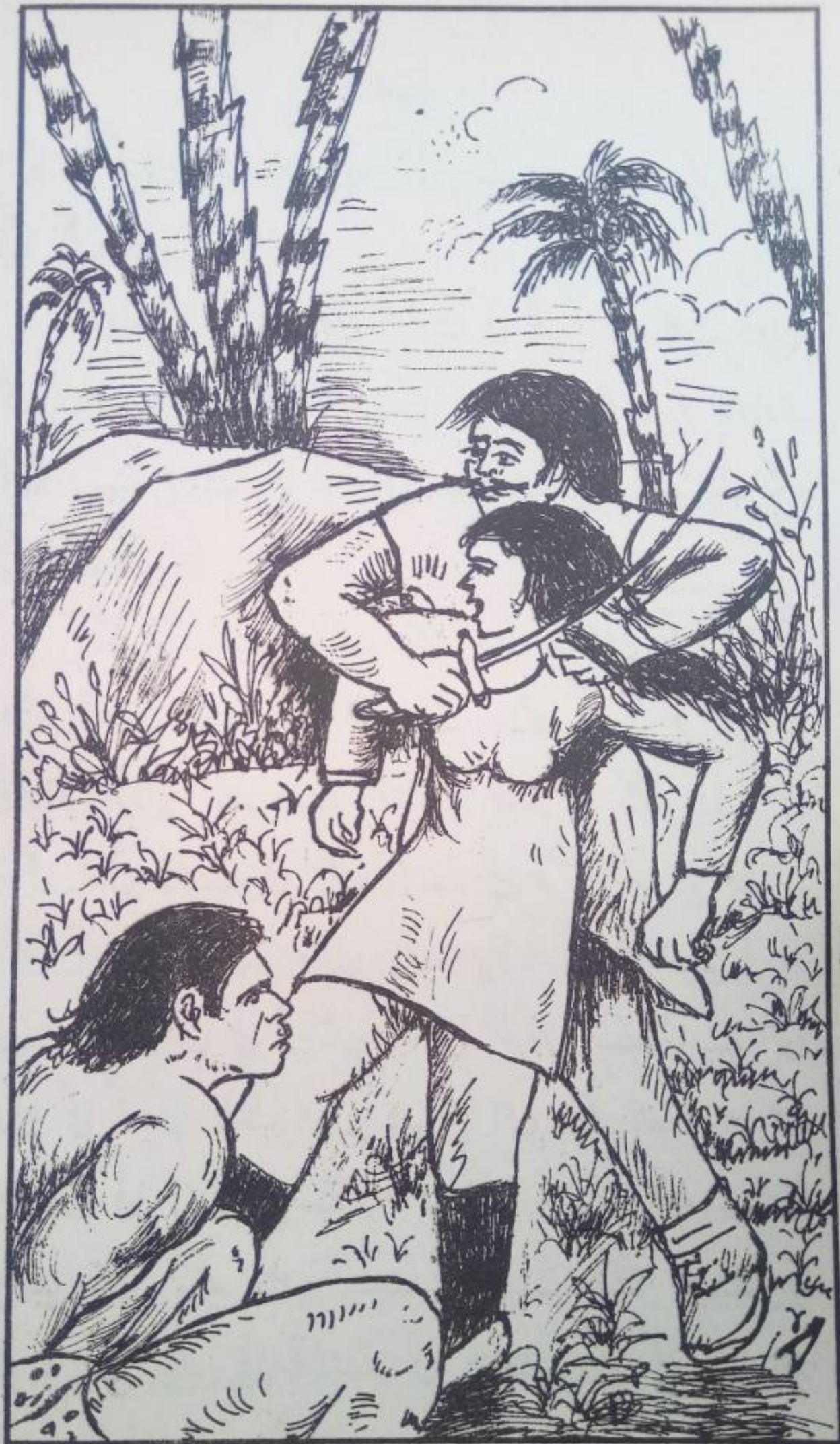
بات کرنی ہے۔"______جیمز نے کیٹی سے مخاطب ہو کر غراتے ہوئے اور اس کے بالوں کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ کیٹی کا چہرہ تکلیف اور موت کے خوف سے بگڑا ہوا تھا۔

جیمز اسی حالت میں ٹارزن کی طرف بڑھنے لگا۔ منکو جیمز کی لات کھا کر جہاں گرا تھا۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا ہاتھ پسلیوں پر تھا جہاں جیمز نے زور دار لات ماری تھی۔ کیٹی کی طرح اس کے چہرے پر بھی شدید تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ البتہ وہ جیمز کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کیٹی کو اس کے قبضے میں دیکھ کر وہ بھی اسی جگہ کھڑا رہنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

ٹارزن انتہائی غصیلی اور غضبناک نظروں سے جیمز کو گھور رہا تھا جو کیٹی کو سر کے بالوں سے پکڑے اور تلوار اس کی گردن سے لگائے دھکیلتا ہوا اس کی طرف لا رہا تھا۔

ٹارزن کو اچانک ہی ہوش آ گیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے خود کو چمڑے کی لمبی پٹی سے بندھا ہوا پایا تو وہ پریشان ہو گیا۔ اسے یاد تھا کہ وہ نقاہت کے باعث اس جگہ آ کر بے ہوش کر گر گیا تھا۔ وہ کتنی دیر بے ہوش رہا تھا۔ اس کا تو اسے کوئی اندازہ نہیں تھا۔ مگر ہوش میں آنے کے بعد اس نے خود کو بندھا ہوا پایا تو وہ واقعی پریشان ہو کر رہ گیا تھا اور اب اس

نے منکو، کیٹی اور پھر جیمز کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ اسے بے ہوشی کی حالت میں یقیناً اس جیمز نے ہی باندھا ہو گا۔

جیمز نے اس کے سامنے منکو کے پہلو میں لات مار کر اسے دور پھینک دیا تھا اور کیٹی کو زبردستی اس کی طرف لا رہا تھا۔

''تم ٹارزن ہی ہو نا۔'' ــــ قریب آ کر جیمز نے ٹارزن کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ٹارزن ہی ہوں۔'' ــــ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''جب تم ساحل پر اس لڑکی کے ہمدرد بن کر میرے پاس آئے تھے تو میں نے تمہیں گولی مار دی تھی۔ گولی تمہارے سینے میں لگی تھی۔ میں نے تمہیں خون اگلتے اور زمین پر گر کر تڑپتے دیکھا تھا۔ تم چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔ تمہیں ساکت ہوتے دیکھ کر میں یہی سمجھا تھا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو۔'' ــــ جیمز نے کہا۔

''اگر میں ہلاک ہو گیا ہوتا تو تمہیں اس طرح مجھے

یہاں باندھ کر ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔‘‘ ــــــ ٹارزن نے کہا۔

’’چلو مان لیا کہ گولی لگنے سے تم ہلاک نہیں ہوئے تھے۔ مگر تم زخمی تو تھے۔ شدید زخمی۔ مگر اب تمہارے جسم پر کسی زخم کا کوئی نشان نہیں ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے گولی تمہیں چھو کر بھی نہیں گزری تھی۔ جبکہ ایسا نہیں تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ تمہارے جسم کا زخم کہاں غائب ہو گیا۔ تم ساحل سے اٹھ کر یہاں کیسے آگئے اور پھر اگر تم یہاں تک آ بھی گئے تھے تو تم دوبارہ بے ہوش کیسے ہو گئے تھے۔‘‘ ــــــ جیمز نے کہا۔ اس کی بات سن کر ٹارزن بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ بے حد زہریلی تھی۔ جیمز نے خود ہی اس بات کی تصدیق کر دی تھی کہ اس نے ہی اسے باندھا تھا۔ وہ شاید اسے باندھنے کے بجائے ہلاک کر دیتا۔ مگر اس نے جب ٹارزن کے جسم پر کسی زخم کا نشان تک نہیں دیکھا تو اس نے اسے باندھ دیا تھا۔

’’تو تم نے مجھے اب تک یہ جاننے کے لیے زندہ چھوڑ رکھا ہے کہ میرے جسم سے تمہاری گولی کا زخم اور

نشان کہاں گیا۔''۔۔۔۔۔ٹارزن نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم ان جنگلوں کے باسی ہو اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ افریقہ کے جنگلات، حیرت اور اسرار سے بھرے پڑے ہیں۔ ان جنگلوں میں آدم خور قبیلے بھی موجود ہیں اور ایسے ایسے وچ ڈاکٹر بھی موجود ہیں جو مردوں میں بھی جان ڈالنے کا فن جانتے ہیں اور ان جنگلوں میں ایسی ایسی جڑی بوٹیاں موجود ہیں جن سے بڑے سے بڑے زخموں اور بیماریوں کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔ تمہارا صاف جسم دیکھ کر مجھے یہی لگ رہا ہے کہ یا تو تمہاری مدد کسی وچ ڈاکٹر نے کی ہے۔ جس نے جادو کے زور سے تمہیں زندہ بھی رکھ لیا ہے اور تمہارے زخم بھی غائب کر دیئے ہیں۔ یا پھر تم نے جنگلوں کی ایسی جڑی بوٹیاں استعمال کی ہیں جس سے تمہارے زخم فوراً ٹھیک ہو گئے ہیں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی جڑی بوٹیاں ہیں جو اس قدر جلد زخموں کو ٹھیک بھی کر دیتی ہیں اور زخموں کے نشانات تک غائب کر دیتی ہیں۔''

جیمز کہتا چلا گیا۔

''تم ان جڑی بوٹیوں کے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہو۔''____ٹارزن نے کہا۔

''میں کیا کروں گا اور کیا نہیں۔ تمہارے لئے یہ جاننا ضروری نہیں ہے۔''____جیمز نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کیا جاننا ضروری ہے۔''____ٹارزن نے اسے گھور کر کہا۔

''ٹارزن۔ کیٹی میری گرفت میں ہے۔ میں تلوار سے ایک لمحے میں اس کی گردن کاٹ سکتا ہوں۔ اگر تمہیں اس کی جان عزیز ہے تو مجھے ان جڑی بوٹیوں کے نام اور ان کی پہچان بتا دو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ میں اسے یہیں زندہ چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا۔ ورنہ میں اسے ہلاک کر کے پھینک دوں گا اور اس کا خون تمہاری گردن پر ہو گا۔''____جیمز نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں بلا کی سفاکی اور غراہٹ تھی۔ اس نے جس طرح کیٹی کے بال پکڑ رکھے تھے اور اس کی گردن سے تلوار لگا رکھی تھی۔ اس سے کیٹی کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔

''نن۔ نہیں ٹارزن۔ اسے کچھ نہ بتانا۔ یہ بے حد ظالم اور سفاک انسان ہے۔ اس نے میرے ایک بھائی اور ایک بہن کو قتل کیا ہے۔ دولت کے حصول کے لیے یہ بے شمار قتل کر چکا ہے۔ تم اسے بتا دو گے تب بھی یہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔''_____ کیٹی نے شدید تکلیف اور اذیت میں ہونے کے باوجود چیختے ہوئے ٹارزن کو بتایا۔ جیمز نے اس کے سر کے بالوں کو زوردار جھٹکا دیا تو کیٹی کے منہ سے زوردار اور دردبھری چیخ نکل گئی۔

''تم خاموش رہو۔ ورنہ یہیں کاٹ کر پھینک دوں گا۔''_____ جیمز نے غرا کر کہا۔

''جیمز۔ اسے چھوڑ دو۔''_____ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چھوڑ دوں گا۔ پہلے بتاؤ۔ تم نے اپنے زخم کیسے ٹھیک کئے ہیں۔''_____ جیمز نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن اسے کوئی جواب دیتا۔ اچانک جیمز کے سر سے ایک پتھر آ ٹکرایا۔ جیمز کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ جیسے ہی اس کے منہ سے چیخ نکلی اس کی تلوار

کیٹی کی گردن سے ہٹ گئی اور اس کے ہاتھ کی گرفت
کیٹی کے بالوں پر کمزور پڑ گئی۔ کیٹی نے موقع دیکھتے
ہی ایک زوردار جھٹکے سے خود کو اس سے چھڑایا اور
بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس نے زور دار لات
اچانک جیمز کے پیٹ میں مار دی۔ جیمز جو پتھر سر پر
لگنے سے بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ کیٹی کی زوردار
لات کھا کر ''اوغ'' کی آواز نکالتا ہوا دوہرا ہو گیا۔ اسی
لمحے کیٹی اچھلی اور پھر اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ جیمز
کے اس ہاتھ پر پڑی جس میں اس نے تلوار پکڑ رکھی
تھی اور جیمز کے ہاتھ سے تلوار نکل کر دور جا گری تھی۔

''شاباش کیٹی۔ اور مارو اسے۔'' ـــــ ٹارزن نے
کیٹی کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ جیمز نے بوکھلا کر
کیٹی کو دبوچنے کی کوشش کی مگر اب کیٹی کا رنگ بدل
گیا تھا۔ کہاں وہ بے حد ڈری ہوئی، سہمی اور خوفزدہ سی
نظر آ رہی تھی۔ اب اس کے چہرے پر شدید نفرت،
غصہ اور انتہائی خونخواری نظر آ رہی تھی۔ جیمز نے جیسے ہی
اسے دبوچنے کے لیے اس کی طرف ہاتھ بڑھائے کیٹی
نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے جسم کو تیزی سے

گھمایا۔ ایک تو جیمز کا جسم قدرے جھکا ہوا تھا۔ دوسرے سر پر پتھر لگنے اور کیٹی کی یکے بعد دیگرے دو ٹانگیں کھا کر وہ قدرے کمزور پڑ گیا تھا۔ کیٹی کے گھومتے ہی وہ بھی اس کے ساتھ گھومتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ ہوا میں بلند ہوا اور پھر کیٹی کے اوپر سے ہوتا ہوا زوردار دھماکے سے ٹارزن کے قریب جاگرا۔

کیٹی نے اسے گھما کر اس کی کمر سے اپنی کمر لگا کر اس کے ہاتھوں کو بل دیتے ہوئے اسے اس طرف اچھال پھینکا تھا۔ زمین پر گرتے ہی جیمز نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اس کے منہ سے ایک اور زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل آگے جا گرا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر ٹارزن نے بیٹھے بیٹھے اس کی پشت پر ضرب لگا دی تھی۔ زمین پر گرتے ہوئے جیمز نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر دیئے تھے۔ ورنہ زمین سے ٹکرا کر یقیناً اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔

''شاباش کیٹی۔ اسی طرح بہادری دکھاؤ۔ یہی وقت ہے تمہیں اپنی بہادری دکھانے کا۔ اس ظالم نے تمہارے بھائی اور بہن کو ہلاک کیا تھا۔ اس سے اپنے بھائی اور

بہن کی موت کا بدلہ لو۔ یہ موت بن کر اب تک تمہارے پیچھے بھاگتا رہا ہے۔ اب تم موت بن کر اس پر چھا جاؤ۔"۔۔۔۔۔پیچھے کھڑے منکو نے کیٹی کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔

منکو کی بات سن کر کیٹی کو جیسے جوش آ گیا۔ وہ اسی غصے میں ایک بار پھر جیمز کی طرف بڑھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر جیمز کے منہ پر ٹھوکر مارنی چاہی۔ مگر اسی لمحے جیمز کسی سانپ کی طرح پلٹا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے کیٹی کے پیر پکڑ کر اسے اس زور سے جھٹکا دیا کہ کیٹی اچھلی اور قلابازی کھاتی ہوئی گر گئی۔ اس کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی تھی۔ اس کے گرتے ہی جیمز نے اس پر کسی خونخوار شیر کی طرح چھلانگ لگا دی۔ مگر کیٹی فوراً دوسری طرف کروٹ بدل گئی۔ جیمز ٹھیک اس جگہ آ گرا جہاں ایک لمحہ پہلے کیٹی موجود تھی۔ اس سے پہلے کہ جیمز اٹھتا کیٹی کروٹیں بدلتی ہوئی فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

ادھر ٹارزن نے زوردار جھٹکے دے کر چمڑے کی مضبوط پٹیاں توڑ دی تھیں اور اب وہ اپنے جسم پر لپٹی

ہوئی پٹیاں کھول رہا تھا۔ اسے آزاد ہوتے دیکھ کر جیمز بوکھلا گیا۔ ایک طرف منکو کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں ایک اور پتھر نظر آ رہا تھا۔ پہلا پتھر بھی جیمز کو اسی نے مارا تھا۔ ایک طرف کیٹی اس کی طرف خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی اور تیسری طرف اب ٹارزن بھی آزاد ہو کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ان تینوں نے جیمز کو گھیر لیا تھا۔

''تت۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں تم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''____جیمز نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے دائیں طرف گری ہوئی تلوار کی طرف چھلانگ لگائی مگر اس طرف ٹارزن موجود تھا۔ جیسے ہی جیمز تلوار کی طرف بڑھا ٹارزن نے اس کے پہلو میں ٹانگ مار دی۔ جیمز کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ کسی پھرکی کی طرح گھومتا ہوا کیٹی کے قریب آ گرا۔ کیٹی کو دیکھ کر اس نے گھبرا کر کروٹ بدلنی چاہی مگر کیٹی کے جوتے کی ٹھوکر عین اس کے سر پر پڑی اور جیمز گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔

''کیٹی۔''____ٹارزن نے کیٹی سے مخاطب ہو کر کہا

تو کیٹی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ ٹارزن نے جھک کر تلوار اٹھائی اور کیٹی کی طرف اچھال دی۔ کیٹی نے تلوار ہوا میں دبوچ لی۔ جیمز نے جو کیٹی کے ہاتھ میں تلوار دیکھی تو اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔

کیٹی تلوار لے کر آگے بڑھی اور اس نے جیمز کے سینے پر پاؤں رکھ کر تلوار اس کی گردن سے لگا دی۔

''کیوں جیمز۔ اب مجھ سے میرے لاکر کا خفیہ نمبر نہیں پوچھو گے۔'' ــــــ کیٹی نے اسے گھورتے ہوئے غرا کر پوچھا۔

''نن۔ نہیں۔ نہیں کیٹی۔ مم۔ میں۔ میں۔'' ــــــ جیمز نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

''اٹھ کر کھڑے ہوجاؤ۔ جلدی۔'' ــــــ کیٹی نے اس کے سینے سے پیر ہٹا کر کہا اور جیمز لرزتا کانپتا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیٹی۔ اس نے میرے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا تھا۔ میں اس سے بات کرنے گیا تھا۔ مگر اس نے مجھے گولی مار دی تھی۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ

ایک قبیلے کا سردار مجھے شدید زخمی حالت میں اٹھا کر لے گیا تھا۔ اس قبیلے کے ایک طبیب نے جڑی بوٹیوں سے میری زندگی بچالی تھی اور میرے زخم بھی ٹھیک کر دیئے تھے۔ یہ میرا دشمن ہے۔ اس نے میرے جنگل میں آ کر میرے قانون توڑے تھے۔ اپنے جنگل کے قانون توڑنے والوں کو میں کبھی معاف نہیں کرتا۔ اس نے مجھے کچھ اور ہی کہانی سنائی تھی۔ اب تم کہہ رہی ہو کہ یہ بے شمار انسانوں کا قاتل ہے اور اس نے تمہارے ایک بھائی اور ایک بہن کو بھی ہلاک کیا ہے۔ اس طرح مجھ سے زیادہ یہ تمہاری سزا کا حق دار ہے۔ اگر تم چاہو تو واقعی اس سے اپنے بھائی بہن کی موت کا بدلہ لے سکتی ہو۔"_____ ٹارزن نے کیٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ٹارزن۔ یہ ظالم، سفاک اور خونخوار درندہ ہے۔ اس نے دولت کے حصول کے لیے میرے بھائی اور بہن کو ہلاک کیا تھا۔ مجھ سے دولت حاصل کرنے کے لیے یہ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتا تھا اور جس طرح اس کے خوف سے میں ان جنگلوں میں بھاگتی رہی ہوں۔

وہ لمحات میرے لئے بے حد اذیت ناک تھے۔ میں اس سے انتقام ضرور لوں گی۔ جب تک میں اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کروں گی۔ مجھے سکون نہیں ملے گا۔"۔۔۔۔ کیٹی نے کہا۔

"پھر دیکھ کیا رہی ہو کیٹی۔ اڑا دو اس کی گردن۔ اس نے تمہارے ساتھ ساتھ میرے سردار کو بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور یہ مجھے بھی مارنا چاہتا تھا۔ اس قدر ظالم اور سفاک انسان کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"۔۔۔۔ منکو نے کہا۔ منکو کی بات سن کر کیٹی نے تلوار والا ہاتھ اٹھا لیا۔

"کک۔ کیٹی۔ مجھے معاف کر دو۔ مم۔ میں نے تم پر ظلم کیا ہے۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی جو میں نے تمہارے بھائی اور بہن کو ہلاک کر دیا تھا۔ تت تم میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں اپنی ساری دولت دے دوں گا۔ میں۔"۔۔۔۔ جیمز نے لرزتے ہوئے اور کیٹی کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ مگر اسی لمحے کیٹی کا تلوار والا ہاتھ حرکت میں آیا اور جیمز کی گردن کٹ کر دور جا گری۔ جیمز کا سر کٹا دھڑ خون کے فوارے چھوڑتا

ہوا الٹ کر گر گیا۔

''بہت خوب۔ یہ ہوئی نا بات۔ میں تو تمہیں بے حد ڈری ہوئی اور بزدل لڑکی سمجھ رہا تھا۔ مگر تم تو بے حد بہادر ہو۔ منکو بہادر کی طرح۔''_____منکو نے خوش ہو کر کہا۔

''تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے یہ تمہاری بات سمجھ رہی ہو۔''_____ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں سردار۔ یہ جانوروں کی زبان سمجھتی بھی ہے اور بول بھی سکتی ہے۔''_____منکو نے کہا تو ٹارزن حیران رہ گیا اور پھر منکو نے ٹارزن کو ساری باتیں بتا دیں۔ جنہیں سن کر ٹارزن اور زیادہ حیران رہ گیا۔ جیمز کو ہلاک کر کے کیٹی بہت خوش تھی۔ اس کا خوف اور ڈر ختم ہو گیا تھا۔ وہ بے حد ہشاش بشاش اور مطمئن تھی۔

ٹارزن اسے لے کر ایک قبیلے کی طرف چل پڑا۔ منکو نے اسے جھونپڑی کے جلنے کے بارے میں بھی بتا دیا تھا۔ اس لئے ٹارزن اسے دوسرے قبیلے کی طرف لے جا رہا تھا تاکہ وہ جب تک یہاں رہنا چاہے رہ سکتی ہے۔ راستے میں اس نے سرخ پھل بھی کھا لئے

تھے جس سے اس کی کھوئی ہوئی توانائی واپس آ گئی تھی۔
کیٹی بھی کچھ دن ان جنگلوں میں رہنا چاہتی تھی۔
اس نے کہا کہ وہ چند دنوں بعد کشتی میں کسی نزدیکی مہذب ملک میں چلی جائے گی۔ جہاں سے وہ آسانی سے اپنے رشتہ داروں کے پاس کمبوڈیا روانہ ہو جائے گی۔ منکو بھی کیٹی سے بہت خوش تھا۔ جو بزدل اور ڈرپوک تھی مگر آخر میں اس نے ایک خونخوار لڑکی بن کر اپنے سب سے بڑے دشمن کو ہلاک کر دیا تھا۔

ختم شد

بچّوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
چور بادشاہ
چھن چھنگلو اور جادوگر دیو
عمرو اور طلسم ہوشربا کا خزانہ
عمرو اور شیش دیو
الٹی چال
عمرو اور دھواں محل
ٹارزن اور مقدس قبیلہ
ٹارزن اور دُشمن پرندے
عمرو اور طلسمی جال
چلوسک ملوسک گلاب شہزادی
چلوسک ملوسک کے دشمن
چار بڑے
شہزادہ فاران اور طلسمی کھوپڑی
چھن چھنگلو اور شیطان بوڑھا
مسخرہ دیو
کتب ملنے کا پتہ:
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور